هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔ معاونین ۔ عام چندہ ۔ ششماہی ۔ بیرونِ ہند

قیمت فی پرچہ ١/ ۔ مینیجر: ایڈیشنل احمد خاں احمدی

۵۵۵ صلاح الدین صاحب

جلد ۲۶ قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ محرم ۱۳۶۰ھ مطابق ۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ھش مطابق ۷ فروری ۱۹۴۱ء نمبر ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کا ہفتہ

(۱) قادیان ۶ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے کھانسی میں بھی تخفیف ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو تاحال کان کے درد اور چکروں کی تکلیف ہے۔ حرم اول حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کو جگر اور ضعف کی شکایت ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت بھی علیل ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

(۳) مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ فیروزپور۔ صوبہ سرحد شملہ۔ ملتان۔ لاہور۔ امرتسر اور گورداسپور کے اضلاع سے ممبران پہنچ گئے ہیں۔ مہمانوں کے قیام کا مدرسہ احمدیہ کے کمروں میں انتظام کیا گیا ہے۔

یوم تبلیغ برائے غیر مسلمان

حسب فیصلہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ امسال غیر مسلم صاحبان کے لئے "یوم تبلیغ" ۲ امان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲ مارچ ۱۹۴۱ء بیادگار نشان پنڈت لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء مقرر ہوا ہے۔ "یوم تبلیغ" ۲۴

ریلوے حکام توجہ فرماویں

بڑے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کچھ عرصہ تک قادیان کا سٹیشن فلیگ کر دیا جائے۔ حالانکہ ریلوے حکام کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ قادیان کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ ایک مذہبی مقام ہے۔ اور خدا کے ایک عظیم الشان رسول کا تخت گاہ ہے۔ وہ دن بدن ترقی کرے گا۔ اور اپنے اور غیر دیکھ رہے ہیں۔ کہ جلد جلد ترقی کر رہا ہے۔ اگر ریلوے چند پیسوں کے بچانے کے لئے اسے اس وقت فلیگ سٹیشن بنا دینے کی تجاویز سوچ رہی ہے۔ تو کل جبکہ دوسری ہر قسم کی ٹریفک اس کے اس جلد بازی کے قدم اٹھانے کی وجہ سے پیدا ہو جاویگی۔ پھر اس سے کچھ نہ بن سکے گا۔ اور اس کے دستِ قدرت سے یہ اختیار بالکل چھن جاویگا۔ اس وقت تک احمدی پبلک کی ہمدردی بھی اس کے ساتھ ہی ہے۔ باوجود اس کے کہ موٹر ٹریفک نے ہاتھ پاؤں مارنے کی کوئی کمی نہیں کی۔ اس وقت تک ہم نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔ مگر اگر ریلوے سے اس قسم کی لغزش کا اظہار ہوا۔ جیسا کہ بتایا جاتا ہے۔ تو پھر ضرورت اگر ہمیں مجبور کرے گی۔ کہ ہم دوسری ہر قسم کی ٹریفک سے پوری ہمدردی کا اظہار کریں۔ تو پھر ہم معذور ہوں گے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ کفایت شعاری کو اختیار نہ کرے۔ اگر وہ زیادہ تنخواہ دار ملازمین موجودہ حالات کے پیش نظر رکھنے سے قاصر ہے۔ تو تھوڑی تنخواہ کے کارکن بھیجدے۔ جبتک کہ حالات خود اس کے ہر طرح پر موید نہ ہو جائیں۔ مگر اس کے لئے یہ کسی طرح بھی درست نہ ہوگا۔ کہ وہ ایک اچھے بنے بنائے سٹیشن کو فلیگ بنادے۔ اس وقت بھی اس سٹیشن پر دو آدمی کام کرتے ہیں۔ پھر بھی دو ہی کریں گے۔ لیکن فرق صرف یہ ہوگا۔ کہ ان کی تنخواہ نسبتاً تھوڑی ہوگی۔ مگر کام اور ریلوے کی آمد کے ساتھ اس کے مفاد اور نام اور شہرت برباد اور ناقابل علاج ہو جائے گا۔

قادیان کی عام ٹریفک بھی کم نہیں۔ مگر جلسہ سالانہ کے موقع پر بہت سی سپیشل گاڑیوں کی آمد و رفت ہو جاتی ہے۔ نیز اور کئی ایسے مواقع ہوتے ہیں۔ مثلاً مجلس مشاورت جبکہ پبلک کثرت سے قادیان آتی ہے۔ اسلئے دو بکنگ کلرک اور ادنیٰ ملازمین میں کمی اس کام کو سر انجام نہیں دے سکیں گے۔ اس وقت بھی ادنیٰ ملازمین کم ہیں۔ اور یہ پورے طور پر تمام فرائض کو سر انجام نہیں دے سکتے۔ لیکن جب اور کمی کر دی جاویگی۔ تو پھر مسافروں کو بہت دقت کا سامنا ہوگا۔

نیز ٹیلیگرافی جس سے پبلک اور ریلوے والے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ فلیگ سٹیشن بننے کی وجہ سے اٹھالی جاوے گی۔ اس لئے ریلوے کی اس تجویز اور پروگرام نے پبلک میں غیر معمولی تشویش پیدا کر دی ہے۔ لہذا پبلک امید رکھتی ہے۔ کہ ریلوے افسران بالا اس تجویز کو منسوخ کرنے کا حکم نافذ فرماویں گے۔

خاکسار صالح احمد خاں ایچ۔ پی۔ ایچ۔ یو دارالفضل قادیان

اعلان نکاح

چودھری محمد اسحاق برادرِ حقیقی چودھری صدیق احمد متعلم دیہاتی مدرسہ چک ۱۹۵ لائل پور کا نکاح عزیزی ہدایت بی بی بنت چودھری امام الدین محمود آباد فارم سندھ سے دو صد روپیہ مہر پر حضور کی اجازت سے بر موقعہ جلسہ سالانہ ۴۰/۱۲/۲۸ کو قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھا۔ احباب فریقین کے لئے دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے دعا فرماویں۔

صدیق احمد قادیان

صفحہ ۴ اپنے اندر یہ خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ اس دن جماعت احمدیہ کے تمام افراد فریضہ تبلیغ کو ایک تنظیم کے ساتھ مجاہدانہ رنگ میں ادا کرتے ہیں۔ چونکہ مومن کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف اٹھتا ہے۔ اور اس کا ہر کام پہلے سے بہتر ہوتا ہے کوائے معذور اور بیمار دوستوں [illegible] سب افراد جماعتہائے احمدیہ اس روز سارا دن تبلیغ و اشاعت میں صرف کریں۔

"امانت تحریک جدید" میں ہر احمدی کو روپیہ جمع کرنا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سال کے سالانہ جلسہ پر" امانت تحریک جدید" میں روپیہ جمع کرنے کے لئے آسانیاں پیدا کردی ہیں۔ تا ہر احمدی" امانت تحریک جدید" میں روپیہ جمع کروانا شروع کرے۔ اس کے متعلق احباب کو حضور کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہیئے کہ:۔

" مومن کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے دین کی خاطر قربانی کرسکنے کی نیت سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتا رہے۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کے لئے جائیداد بڑھاتا ہے۔ تو وہ دنیا دار نہیں کہلا سکتا۔ جو شخص دن میں چھ گھنٹے کی بجائے دس گھنٹے کام اس لئے کرتا ہے۔ کہ دین کی خدمت زیادہ کرسکے۔ اسے دنیا دار کون کہہ سکتا ہے۔ وہ تو پکا دیندار ہے۔"

وہ آسانیاں یہ ہیں:۔ (۱) تحریک جدید کی امانت میں کم سے کم تین سال کے لئے ہر احمدی کو اسلیئے روپیہ جمع کرنا چاہیئے۔ کہ جہاں اسے اکٹھا روپیہ جمع کیا ہوا مل جائے گا۔ جو اس کی ضروریات کو پورا کرے گا۔ وہاں وہ روپیہ سلسلہ کے لئے مفید ہے۔ اور ایسے روپیہ پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہوتی۔ ہر ملازم یہ تحریر کر چکا ہے۔ کہ وہ باوجود اس خواہش کے کہ میں اپنی تنخواہ سے ماہوار اس قدر جمع کیا کروں گا۔ مگر تنخواہ وصول کرنے کے بعد ضروریات ایسی پیش ہو جاتی رہی ہیں۔ کہ ایک پیسہ بھر پس انداز نہیں کرسکتا۔ اس لئے ہر ملازم کو چاہیئے۔ کہ وہ تحریک جدید کی امانت میں جمع کرے۔ اور اطلاع دے۔ کہ کس قدر ماہوار ارسال کرے گا۔ اگر وہ ماہوار نہیں بھیجے گا۔ تو دفتر اسے یاد دہانی کرے گا۔ پس ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ دین کی خدمت کی نیت سے ماہوار اس مد میں اپنا جمع کرے۔ تا اسے ثواب بھی حاصل ہو۔ اور روپیہ بھی اکٹھا مل جائے۔

(۲) اگر کوئی شخص تین سال کے لئے نہ جمع کرا سکے۔ تو دو سال یا ایک سال کے لئے بھی جمع کرا سکتا ہے۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے۔ وہ لکھیں کہ اتنے عرصہ کے لئے ہم امانت رکھوا رہے ہیں اگر کوئی شخص اطلاع نہیں دے گا۔ تو اس امر کی مدت تین سال سمجھی جائے گی۔ تین سال کے عرصہ میں امانت تحریک جدید اسے روپیہ واپس نہیں کرے گی۔ سوائے اس کے اسے کوئی خاص ضروریات مثلاً وفات کی صورت میں یا کسی آفت کی حالت میں وغیرہ وغیرہ۔ اس صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے خاص منظوری لے کر روپیہ واپس کیا جا سکے گا۔

(۳) تیسری آسانی حضور نے یہ فرمادی ہے۔ کہ" جب چاہیں لے لیں" کی مد میں بھی روپیہ امانت تحریک جدید میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ ایسے احباب کو بھی اطلاع دینی ہوگی۔ کہ ہم اس شرط سے روپیہ جمع کر رہے ہیں۔ کہ جب چاہیں۔ لے لیں۔

پس ہر احمدی تحریک جدید کی امانت میں روپیہ داخل کرنا شروع کرے۔ جس مہینہ سے وہ داخل کرے گا۔ اس وقت سے اسکی مدت شمار کی جاوے گی۔ تحریک جدید کی امانت کی طرف احباب کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس میں روپیہ اس نیت سے جمع کرنا کہ دین کے کام آجائے سراسر ثواب اور دینداری ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ (خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور جاوا کی ایک بہن کے محبت سے پُر جذبات کا مکتوب

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے لیبومن جاوا میں عرصہ چھ ماہ کا ہوا۔ سید محمد شاہ صاحب مبلغ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت احمدیہ قائم فرمادی۔ اللّٰھم زد فزد۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے سال ہفتم کے لئے مخلصین جماعت سے جو مطالبات فرما رہے ہیں۔ وہ وہاں پہنچے تو سید صاحب نے اپنی جماعت کے پیش کیا۔ تو جماعت نے جس اخلاص اور سرگرمی سے اس پر لبیک کہا۔ اور ملائی زبان میں جو چھٹی اپنے امام کے حضور پیش کی۔ اس کا ترجمہ ذیل ہے جماعت کیبومن میں تحریک جدید کے سکرٹری مال کا کام ایک بہن محترمہ ستی حفصہ صاحبہ جو محترم محمد سورو سو صاحب پریذیڈنٹ کی اہلیہ صاحبہ ہیں۔ سرانجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص کو قبول فرمائے۔ حضور کی خدمت میں اخلاص اور محبت بھرے جذبات سے لکھتی ہیں۔

" حضور! ہم نہایت ادب سے بذریعہ عریضہ ہذا خدمت اقدس میں معروض ہیں۔ کہ حضور ہم سب خدام کو" تحریک جدید" کے ممبر" منظور فرماتے ہوئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ قوت اور توفیق اپنے رحم سے بخشے۔ کہ ہم" تحریک جدید" کے اغراض و مقاصد کو صحیح طور پر سمجھتے ہوئے ان مطالبات پر عمل پیرا ہوسکیں۔ اور حضور ذیل کی حقیر پیشکش کو قبول فرماویں۔ دُعا فرماویں کہ جماعت اپنے اخلاص اور تقویٰ کے لحاظ سے احمدیت کا صحیح نمونہ اور عظیم الشان نشان بنے آمین ثم آمین۔ وعدہ حسب ذیل ہے:۔

سید محمد شاہ صاحب مبلغ تحریک جدید -/-/۱۷
محترم محمد سورو سو صاحب -/-/۶ روپے
محترم محمد مورو سو صاحب -/۸/۵ ""
محترمہ ستی حفصہ صاحبہ اہلیہ محمد سورو سو صاحب -/۸/۶
محترمہ سمازی صاحبہ اہلیہ محمد مورو سو صاحب -/-/۵
-/۸/۳۹

حضور! اس کے علاوہ خاکسارہ سال اول -/-/۵ سال دوم -/۴/۵ سال سوم -/۸/۵ سال چہارم -/۱۲/۵ سال پنجم -/-/۶ سال ششم -/۴/۶ سال ہفتم -/۸/۶ کل -/۸/۴۴ روپے ادا کرےگی انشاء اللہ تعالےٰ۔ ادائیگی کی صورت یہ ہے۔ سال ہفتم میں سال اول و سال ہفتم کا وعدہ -/۸/۱۱ کا۔ سال ہشتم میں سال دوئم سوئم اور سال ہشتم کا۔ سال نہم میں سال چہارم۔ پنجم اور نہم کا۔ سال دہم میں سال ششم اور سال دہم کا۔"

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کیبومن اور وعدہ کرنے والوں کے لئے دعا فرمائی اور وعدہ کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو ان کی اس قربانی پر" جزاکم اللہ احسن الجزاء" فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ہر حال میں ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور احباب کو اپنے پاس سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

بیرون ہند کی وہ جماعتیں اور افراد جن کے وعدے مرکز میں تا حال نہیں پہنچے۔ وہ فوری توجہ فرمائیں۔ اور کارکنان اپنے وعدوں کی فہرستیں جلد تر مکمل کرکے ارسال فرماویں۔ اور براہ راست وعدہ کرنیوالے افراد بھی۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے (خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

درخواست

کیا آپ نے فاروق کے واسطے اب تک کوئی خریدار نہیں دیا۔ اگر نہیں دیا تو کم از کم جلد ایک خریدار عطا کرکے ثواب حاصل کریں (منیجر فاروق)

مالی کلاس میں داخلہ کے لئے احمدی نوجوانوں کی ضرورت

مالی کلاس جس میں گورنمنٹ ایگریکلچرل کالج لائل پور کی طرف سے باغات سے متعلقہ جملہ کام سکھانے کا کورس رکھا گیا ہے۔ اس کا کورس ایک سال کا ہے۔ داخلہ کے لئے نوجوان کے سمجھدار ہونے کی ضرورت ہے۔ تعلیم کے لئے کوئی معیار مقرر نہیں ہے۔ اس کلاس میں داخلہ ماہ اگست میں شروع ہوتا ہے۔ درخواستوں سے متعلقہ آرڈر کی تکمیل پہلے کی جاتی ہے۔ اسلیئے اس میں درخواستیں سب جلد ارسال کردینی چاہئیں۔

اس کلاس میں جو احمدی نوجوان تحریک جدید کے خرچ پر داخل ہوکر کام سیکھنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے یہ شرائط ہیں۔ جو دوست ان شرطوں کی پابندی کرنے کے لئے تیار ہوں وہ اپنی درخواستیں دفتر تحریک۔ جدید میں ارسال فرماویں۔

(۱) جماعت کے پریذیڈنٹ کی طرف سے تصدیقی چِٹھی درخواست کے ساتھ شامل ہو۔

(۲) صحت اچھی ہو۔ اور کچھ تعلیم بھی ہو۔ پرائمری پاس کو ترجیح دی جاوے گی۔

(۳) زمانہ تعلیم میں ان کو صرف عـہ ماہوار وظیفہ دیا جاوے گا۔

(۴) اگر مالی کلاس کے سالانہ امتحان میں فیل ہوجانے کی صورت میں سارے اخراجات دفتر تحریک جدید کے یکمشت نقد روپے کی ذمہ واری کے لئے کسی شخص کی ضمانت پیش کی جاوے۔

(۵) مالی کلاس میں کامیاب ہوجانے کے بعد ۵ سال تک دفتر تحریک جدید کے ذریعہ تجویز کردہ جگہ پر باقاعدہ پانچ سال تک کام کرنا ہوگا۔ اس عرصہ میں -/-/۱۵ روپے ماہوار تنخواہ دی جاویگی۔ اور کام کے اچھا ہونے کی صورت میں ایک روپیہ سالانہ ترقی دیجائیگی۔ جو -/-/۲۰ روپے ماہوار تک ہوگی۔ نوجوان بہت جلد اپنی درخواستیں دفتر تحریک جدید میں ارسال فرماویں۔ (انچارج تحریک جدید)

اعلان

مختلف محلہ جات میں قابل فروخت مکانات اور قطعات زمین موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔

نیز جنرل سروس کمپنی تعمیر عمارات کا کام بھی کرا رہی ہے۔ خواہشمند احباب شرائط تعمیر منگوا کر فیصلہ فرماویں۔ (منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ فروری ۱۹۴۱ء | نمبر ۵

کلام الامام امام الکلام

مندرجہ ذیل تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۳۶ سال قبل ۱۷ اگست ۱۹۰۴ء کو بمقام لاہور فرمائی تھی۔ جو ناظرین فاروق کے لئے بدر مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۷ سے نقل کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

دورانِ تقریر میں خلیفہ رجب الدین صاحب نے لاہور کی پبلک کی طرف سے حضرت اقدسؑ سے بآواز بلند عرض کی۔ کہ یہ لوگ کہتے ہیں۔ "مرزا صاحب کو ماننے کی ضرورت کیا ہے"؟ اس کے جواب میں حضورؑ نے فرمایا۔ کہ:۔

"اس کا مختصر جواب یہ ہے۔ کہ میں نے بہت سی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ سے یہ بات سمجھا دی ہوئی ہے۔ کہ میں وہ مسیح ہوں جس کا ذکر اور وعدہ اجمالاً قرآن میں اور تفصیلاً احادیث میں پایا جاتا ہے۔ اور جو لوگ اسے نہیں مانتے۔ قرآن شریف کی رو سے ان کا نام فاسق ہے اور احادیث سے واضح ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو اس مسیح کو نہیں مانتا۔ وہ گویا مجھے نہیں مانتا۔ اور جو اسکی معصیت کرتا ہے۔ گویا میری معصیت کرتا ہے۔

لوگ مخلوق کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور غلطیوں میں ڈالتے ہیں۔ کہ ہم نے کوئی نیا کلمہ یا نماز تجویز کی ہے۔ ایسے افتراؤں کا میں کیا جواب دوں۔ اسی قسم کے افتراؤں سے وہ ایک عاجز انسان مسیح علیہ السلام کو تین خدا بنا بیٹھے ہیں۔ دیکھو ہم مسلمان ہیں۔ اور امت محمدی ہیں۔ اور ہمارے نزدیک نئی نماز بنانی یا قبلہ سے روگردانی کفر ہے۔ کل احکام پیغمبری کو ہم مانتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنا بھی بدذاتی ہے۔ اور ہمارا دعوٰی قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت ہے۔ اتباع نبوی سے الگ ہو کر ہم نے کوئی کلمہ یا نماز۔ یا حج یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی۔ ہمارا کام یہ ہے۔ کہ اس دین کی خدمت کریں۔ اور اس کو کل مذاہب پر غالب کر کے دکھا دیں۔ قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبر خدا سے ثابت ہیں۔ اتباع کریں۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو۔ ہم واجب العمل سمجھتے ہیں۔ اور بخاری اور مسلم کو بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہیں۔ اور دوسری یہ بات یاد رکھو۔ کہ مجھے کبھی بھی یہ خواہش نہیں ہوئی۔ کہ لوگ مجھے مانیں۔ بلکہ مجھے تو ان جماعتوں سے ہمیشہ سے نفرت ہے۔ اور اگر میں ملتا ہوں۔ یا ان لوگوں میں آکر بیٹھتا ہوں تو اپنی مرضی سے ہرگز نہیں ملتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ مجھے مجبور کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ تو ایسا کر۔ ایسی حالت میں بتلاؤ۔ اگر میں اسکی بات نہ مانوں تو کیا کروں۔ میں تو رات دن وحی کے نیچے کام کرتا ہوں میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پختہ طور سے مانو۔ آپ کو ماننا یہ ہے۔ کہ آپ کے وصایا پر عملدرآمد کیا جاوے۔ اور انہی میں سے یہ بات بھی ہے۔ کہ جب وہ مسیح موعود (علیہ السلام) آوے۔ تو تم سب اس کے ساتھ ہو جانا۔ میرے ماننے کی مثال یہ ہے۔ جیسے ایک آقا نوکر کو کہے۔ کہ فلاں شخص میرا میزبان ہے۔ تم اسے لاکر کھانا کھلاؤ۔ اور ہر طرح کی تعظیم اور تکریم کرو۔ لیکن نوکر اس کے جواب میں یہ کہے۔ کہ میں تو صرف آپ کو مانتا ہوں۔ مجھے کسی دوسرے کی تعظیم و تکریم سے غرض نہیں ہے۔ اور نہ اسکی خواہش ہے۔ تو اب سوچ کر دیکھو۔ کہ کیا اس نے اپنے آقا کو مانا۔ ہرگز نہیں مانا۔ کیونکہ جس بات میں وہ راضی ہوتا ہے۔ اس کے کرنے سے تو اسے انکار ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ تم لوگ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی طور پر اسی وقت مانو گے۔ جبکہ آپؐ کے احکام اور وصایا کو مانو گے۔ جس نے آخری حکم کو توڑا۔ اس نے سارے حکموں کو توڑا۔ سوچو تو سہی۔ کہ اگر ایک شخص تمام عمر نماز۔ روزہ ادا کرے۔ لیکن آخری وقت بجائے لا الٰہ الا اللہ کے رام رام کہے۔ تو کیا وہ نماز روزہ اس کے کام آوے گا؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرما دیا۔ کہ اس امت کی دو دیواریں ہیں۔ ایک میں اور ایک مسیح۔ اور اس کے درمیان آپ نے فیج اعوج فرمایا ہے۔ جن کی نسبت ارشاد ہے۔ کہ وہ نہ مجھ سے ہیں۔ اور نہ میں ان سے ہوں۔ پس جبکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسے ایک ٹیڑھا گروہ قرار دیتے ہیں۔ تو ہم ان کی باتوں کو کیوں قبول کرلیں۔

فرمایا کہ شکوک کے رفع کے لئے اگر کوئی راستی اور سچی نیت سے آوے۔ تو ہم اسے سمجھا سکتے ہیں۔ اور اب تو زمانہ ایسا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ایک معلّم کی طرح سمجھا رہا ہے۔ یہ اسکی عادت میں داخل ہے۔ کہ جب دنیا میں گناہ اور بے ایمانی بڑھ جاوے۔ اور ردی اخلاق اور ردی عادات ترقی پکڑ جاویں۔ تو ایک شخص کو اصلاح کے لئے مامور کرے۔ اسلام اس وقت دو آفتوں کے ماتحت ہے۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی۔ اندرونی خود عالموں کا اختلاف اور مسلمانوں کا دنیا کی طرف میلان۔ اور بیرونی وہ آفت جو عیسائیت کی وجہ سے ہے۔ پس کیا ابھی تمہارے نزدیک مہدی اور مسیح کی ضرورت نہ تھی۔ پھر ایک اعتراض یہ پیش کرتے ہو۔ کہ اس امت میں ۳۰ دجال آنے والے ہیں۔ اے بدقسمتو۔ کیا تمہارے لئے دجال ہی رہ گئے۔ کہ اگر ایک کے آنے سے ایمان کے تباہ ہونے میں کوئی کسر رہ جاوے۔ تو پھر دوسرا تیسرا اور چوتھا حتیٰ کہ تیس دجال آویں۔ تاکہ ایمان کا نام و نشان نہ رہے۔ اس طرح تو موسیٰ علیہ السلام کی امت ہی اچھی رہی۔ کہ جس میں پے در پے چار سو نبی آیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے وقت تو عورتوں سے بھی خدا نے کلام کیا۔ کیا امت محمدیہ کے مرد بھی اس قابل نہ ہوئے۔ کہ خدا ان سے ہمکلام ہوتا۔ پھر یہ بتلاؤ۔ کہ یہ امت مرحومہ کس طرح ہوئی۔ اس کا نام تو بدنصیب ہونا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳سو برس گذر گئے۔ اور جس قدر فیوض اور برکات تھے۔ وہ سب سماع کے حکم میں آگئے۔ اب اگر خدا ان کو تازہ کر کے نہ دکھائے۔ تو صرف قصہ کہانی کے رنگ میں ان کو کون مان سکتا ہے۔ جبکہ تازہ طور پر خدا کی مدد نہیں۔ نصرت نہیں۔ تو خدا کی حفاظت کیا ہوئی۔ حالانکہ اس کا وعدہ ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

جب منعصب مولوی صاحب نے طاعون کا ذکر کیا۔ کہ آپ کے مرید کیوں مرتے ہیں۔ اور اس کا علاج کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ کسوف و خسوف کا علاج بھی کچھ سوچا ہے۔ اس وقت بحث تو نشانوں کی ہے۔ نہ کہ علاج کی۔ ہاں جو کامل طور پر خدا کو قبول کرتا ہے۔ وہ ضرور محفوظ رہے گا۔ لیکن اس کا مجھے علم نہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ میں کسی کے سینہ کو چیر کر نہیں دیکھتا۔ صحابہ کرام کا بھی ایک گروہ طاعون سے شہید ہوا تھا۔ مگر دیکھ لو۔ کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم طاعون سے ہرگز نہیں فوت ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے بھی اپنے بندوں میں امتیاز رکھا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ منھم ظالم منھم مقتصد و منھم سابق بالخیرات۔

اس کے بعد آپ نے جماعت کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ

ضروری بات یہ ہے۔ کہ تم لوگ ان باتوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور تقوٰی اور طہارت میں ترقی کرو۔ تمہارا معاملہ اور حساب خدا سے الگ ہے جنہوں نے قسم کھائی ہے کہ کیسی ہی سچی بات کیوں نہ ہو۔ مگر وہ قبول نہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بھی ان کی نسبت یہی فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ قیامت کو ہی قبول کریں گے۔ ان کی بناوٹ ہی اسی قسم کی ہے۔ کہ عمدہ شے یا بات جو پیش کی جاوے۔ وہ ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اگر بدبودار بات ہو۔ تو خوش ہوتے ہیں۔ قرآن شریف۔ احادیث اور عقلی دلائل اور نشان پیش کئے۔ مگر یہ لوگ ان کی پروا نہیں کرتے۔ صرف ایک بات کو نشانہ بناتے ہیں۔ پس جبکہ خدا نے نہ چاہا کہ ایک مذہب ہو۔ تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مگر جن لوگوں کو خدا نے فہم سلیم عطا کیا ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ شکر کریں۔ کیونکہ فائدہ اٹھانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو خدا نے خود پاک کیا۔ (بدر)

آنے والی مردم شماری

ہندوستان بھر میں مردم شماری کے سلسلہ میں تمام لوگ مصروف ہیں۔ ہندو مہاسبھائی لوگ فروری کے پہلے ہفتہ کو مردم شماری کا ہفتہ منا رہے ہیں۔ مسلم لیگ نے بھی ہندوستان میں پوری سرگرمی سے مردم شماری کا کام شروع کردیا ہے۔ مسٹر جناح اور دیگر سرکردہ مسلمان زعماء مسلمانوں سے اپیل کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو اس مردم شماری میں پوری احتیاط اور سرگرمی سے کام لینا چاہیئے۔ احمدی احباب بھی یاد رکھیں۔ کہ مردم شماری ۲۶ فروری سے یکم مارچ تک ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلاصہ خطبہ جمعہ

جو کہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ صاحب نے ۲۶ اگست ۱۹۰۴ء کو بمقام لاہور پڑھا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔

یہ ایک مجمع ہے۔ جسے خدا نے جمعہ کی مناسبت سے جمع کیا ہے۔ مختلف مقامات کے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ بظاہر ہر ایک کی یہی نیت ہے کہ خدا نے جو نعمت (مسیح موعود کا وجود) بھیجی ہے۔ اس سے حصہ لیا جاوے۔ خدا تعالیٰ راضی اور آخرت کا تحفہ اور سامان پیدا ہو۔ اس مناسبت سے میں نے اللہ تعالےٰ کی کلام میں سے یہ آیت پڑھی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے مومنو۔ متقی بن جاؤ۔ اور وہ تقوےٰ اختیار کرو۔ جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ اور ہر ایک نفس اس غور اور فکر میں لگ جاوے۔ کہ کل جو آنے والا ہے وس کے لئے میں نے کیا سامان کیا ہے۔ یہ ایسی بات ہے۔ کہ ایک مومن کے بدن پر لرزہ ڈال دیتی ہے۔ اور اسے شکر جس کے بدن کے رونگٹے کھڑے نہیں ہوتے۔ اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ اگر جہنم کا ذکر آوے۔ اور انسان کا قلب رقیق نہ ہو۔ تو وہ سمجھے۔ کہ اس کے سینہ میں دل نہیں۔ بلکہ پتھر رکھا ہوا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان مومنین کی تعریف کی ہے۔ جنہوں نے خدا کی کلام کا ادب اسی طرح کیا ہے۔ جیسے فرمایا ہے۔ یخرون للاذقان یبکون ویزیدھم خشوعًا اور الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم۔ خدا تعالیٰ کا مقصود کامل کلام اور کامل نبی کے نزول سے یہ ہے۔ کہ الوہیت کے ادب اور تعظیم کو عبودیت پورے طور پر قبول کر لیوے۔ خدا تعالیٰ کی خشیت اور خوف بھی اپنے اندر ایک سرور اور لذت رکھتی ہے۔ اور دوسری کسی شے کی خشیت میں یہ خاصہ نہیں ہے۔ ایک درندے کے خوف اور خشیت کا نتیجہ نفرت ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی خشیت کا نتیجہ محبت اور اُنس ہوتا ہے۔ دوسرے کے خوف اور ڈر سے طاقت زائل ہوتی ہے۔ لیکن خدا کے خوف سے طاقت اور قوت بڑھتی ہے۔ دوسرے کے خوف اور خشیت سے انسان دُور ہوتا جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے وہ اس کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ ایسے ایک زمانہ میں جبکہ دنیا خدا کے وجود سے انکار کر رہی ہے۔ اور دل اس سے شکوک و شبہات میں ہیں۔ میں نے آزما کر دیکھا ہے۔ کہ ایک ہی شئے ہے۔ جو کہ خدا کو دکھا دیتی ہے۔ اور وہ اس مامور من اللہ کی مجلس ہے۔ ایک عرصہ سے میں اس خدا کے مسیح کی صحبت میں ہوں۔ اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں نے اسکی مجلس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا۔ چکھ لیا اور پرکھ لیا ہے۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ خدا کو لطیف۔ بصیر اور علیم مان کر انسان کیسے خرابکاری کے منصوبہ کی دلیری کر سکتا ہے۔ اور اگر اس کا ایمان ہے۔ کہ خدا رازق ہے۔ تو پھر وہ فحش اور چوری وغیرہ سے خدا کو ناراض کر کے کیوں رزق تلاش کرتا ہے۔ تقویٰ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے صفات و اسما کا جو حق ہے۔ وہ ان کو پورا دیا جاوے۔ اور اسکی ہر ایک صفت کے مقابلہ پر اس کا ادب بجا لاوے۔ کیا ایک شخص الحمدللہ کا کلمہ زبان سے نکال کر پھر خدا تعالیٰ پر دروازہ شکایت کا کھول سکتا ہے۔ یا تو وہ منافق ہوگا۔ کہ ایک طرف تو الحمدللہ کہتا ہے۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی شکایت کرتا ہے۔ اسلام کا سچا مفہوم جو کہ خدا تعالیٰ سے آشتی اور صلح ہے۔ وہ کوٹ کوٹ کر ان الفاظ میں بھرا ہوا ہے۔ اور اسلام کا یہی کمال ہے۔ کہ رضا بہ قضاء اور خدا تعالیٰ سے ہر طرح سے صلح کی جو تعلیم قرآن شریف کے ابتداء یعنی الحمدللہ کے الفاظ میں دی گئی ہے۔ وہ تمام صوفیوں کی انتہاء ہے جو الحمدللہ کو پورے طور پر سمجھ کر کہتا ہے۔ وہ ایک بہشت میں ہے۔ کیونکہ بہشت کی آخری منزل بھی یہی ہے۔ اور جنتیوں کی دعا بھی الحمدللہ ہے۔

اب اے برادران طریقت ان آیات کے پڑھنے سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ تمہارا یہاں پر اکٹھا ہونا ایک میلا اور تماشا نہ ہو۔ جن اغراض اور مقاصد پر لوگ سالانہ عرسوں اور میلوں میں جمع ہوتے ہیں۔ وہ غرض اور مقصد تمہارا ہرگز نہ ہو۔ اور تم لوگ اپنے اوقات کو رائیگاں نہ کرو۔ جس طرح مسیح دین اور خدا تعالیٰ کی خدمت میں گداز ہو گیا ہے۔ اسی طرح تم بھی گداز ہو جاؤ۔ میں نے بارہا مسیح موعودؑ کو کہتے سُنا ہے۔ کہ میں ایک زخمی آدمی ہوں۔ میرا رونا اور چیخنا خدا سنتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی جاتی ہے۔ اسے چور اور ڈاکو کہا جاتا ہے۔ اسے کچلا اور پامال کیا گیا ہے۔ اسے تو مٹی میں رلاتے ہیں۔ مگر ایک عاجز انسان اور مُردے کو آسمان پر چڑھاتے ہیں۔ میں جب تک اس بے عزتی کا بدلہ نہ لوں گا۔ میرا زخم ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ پس اے دوستو۔ جب تمہارے امام کا یہ حال ہے۔ تو تم کیسے ہنس سکتے ہو۔ یاد رکھو۔ کہ اگر محمد رسول اللہ صلعم دنیا میں نہ آتے۔ تو نہ کوئی خدا مانا جاتا نہ کوئی نبی۔ اسی نے آکر سب کو زندہ کیا ہے۔ اس کا ایک ایک قول اور فعل کامل انسان بنانے کے لئے کافی ہے۔ لعنتی ہے وہ دل جو اسے کامل نہ مانتا ہو۔ جب تک مرزے کی طرح تمہارے دل پر چوٹ نہ ہو۔ تب تک سمجھو۔ کہ کچے ہو۔ رات کی اندھیری گھڑیوں میں دعائیں مانگو۔ کہ خدا دین کی فکر تم کو عطا کرے۔ اس بڑے تاریک زمانہ میں اگر حضرت مسیح موعودؑ کا وجود نہ ہوتا۔ تو یا دہریت فلسفیت اور برہمو ازم تھی۔ یا یہ ناپاک اور بے غیرت مسلمان تھے۔ جو خدا اور اس کے رسول کی تو بے عزتی کرتے ہیں اور مُردہ کی عزت۔ ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے روح میں مطالعہ کرے۔ کہ کس قدر خشیت اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ اس میں ہے۔ یاد رکھو کہ جس طرح اس سفر میں بلا ٹکٹ کے تم گھروں سے نہیں آسکتے۔ ایسے ہی اس جہان کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ تقوےٰ کا ٹکٹ لوگے۔ تو منزلِ مقصود پر پہنچو گے۔ ہر ایک عضو تمہارا شریعت کے قبضہ میں ہونا چاہیئے۔ (بدر)

ریاست کشمیر میں مسلمانوں کی حالت

چند سال گذرے کشمیر کی مسلم پسماندہ آبادی کی حقیقی ترجمان جماعت مسلم کانفرنس نے محض فرقہ دارانہ جذبات کو کم کرنے کے لئے نیشنل کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ لیکن غیر مسلم طبقہ اور حکومت نے اس کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ مسلمانوں سے جو عناد تھا۔ اس میں رتی بھر فرق نہ پڑا۔ غیر مسلم حضرات نے سمجھ لیا۔ کہ انہوں نے مسلم کانفرنس کو مسلمانوں ہی سے دفن کرا دیا ہے۔ اس سے مسلمانوں کی سیاسی اور ملی ہستی فنا ہو گئی۔ اور انہیں ہر پہلو سے ذلیل کرنا عین ثواب تصور کیا جانے لگا۔ مسلمان زمیندار (کسان) مزدور اور ملازم کی حالت بد سے بدتر کی گئی۔ اور ان تمام طبقات کی شکایات اسی طرح موجود ہیں۔ جیسے ۱۹۳۱ء سے قبل تھیں۔ حکومت نے بھی برادرانِ وطن کا ساتھ دیا۔ اور ان کی حسب منشا نئے نئے قوانین وضع ہونے لگے۔ اور ان کا نفاذ عمل میں لایا جانے لگا۔ مسلمانوں کو اپنی وسعت قلبی کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ وہ ہندو جو کبھی مطالبہ کرتے تھے۔ کہ مسلم کانفرنس کے جھنڈے تلے ہم اسلیئے جمع نہیں ہو سکتے۔ کہ یہ ایک فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ یکے بعد دیگرے اپنی مخصوص سازش کے ماتحت نیشنل کانفرنس سے فرار اختیار کرنے لگے۔ اور اب وہ وقت ہے۔ جبکہ برادرانِ وطن اور حکومت ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑے ہیں۔ ایک ہندو اخبار اگر اسلامی تہذیب۔ تمدن۔ شریعت کا مذاق اڑاتا ہے۔ تو حکومت کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی۔ لیکن اگر کوئی مسلم اخبار صرف ہندی کے جبراً ٹھونسے جانے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ یا ہندو اخبارات کے فرقہ پرورانہ جذبات کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کراتا ہے۔ تو الٹا اسی کو مبتلائے آلام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سکولوں میں اساتذہ اور معلمات کی یہ حالت ہے۔ کہ طلباء اور طالبات کو ہندی اور اردو کے معاملے پر یہ دیکھتے ہوئے کہ حکومت ہندوؤں کا ساتھ دے رہی ہے۔ آزادانہ طعن و تشنیع کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بچوں اور بچیوں کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ہندی کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہ کریں۔ اور لگے ہاتھوں معلمات تو یہاں تک گذرتی ہیں۔ کہ چاہے بچیاں سمجھیں یا نہ سمجھیں بورڈ پر سوالات وغیرہ ہندی میں بتاتی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کی شہ پر حوصلے اسقدر بڑھ چکے ہیں۔ کہ سکولوں میں مسلم طلباء اور طالبات کو کسی نہ کسی بہانہ سے سزا دی جاتی ہے۔ ہندو معلمین اور معلمات مسلم معلمین اور معلمات کو بات بات میں تنگ کرتے ہیں۔ اور باقاعدہ پارٹی بازی ہوتی ہے (اصلاح)

احباب کے لئے نادر علمی تحفے

(۱) براہین احمدیہ ہر چہار حصہ } حضرت اقدس عمٓ کی یہ کتاب $\frac{20\times26}{8}$ سائز پر نہایت عمدہ کتابت اور طباعت کے ساتھ بڑے اہتمام سے شائع کی گئی ہے۔ مجلد ۱۲/ بے جلد ۸/

(۲) ایام الصلح اردو } حضرت اقدس عمٓ کی یہ کتاب مدت سے نایاب تھی اب دوبارہ $\frac{20\times26}{8}$ سائز پر طبع کروائی گئی ہے قیمت فی ۱۲/

(۳) کلام النبی } جسے نظارت تعلیم و تربیت نے زنانہ گرلز سکول کے لئے بطور نصاب مقرر فرمایا ہے سائز $\frac{20\times30}{16}$ قیمت فی ۸/

روئداد جلسہ خلافت جوبلی } جلسہ خلافت جوبلی کی مکمل روئداد تیار کر کے شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۴/

نوٹ:- حضرت مسیح موعود عمٓ کی ستر کتب کا سٹ جو پہلے پچاس روپیہ میں آتا تھا۔ اب صرف پچیس روپیہ میں طلب کریں۔

منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثنائی مشن!

قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضرین کی تعداد

اور

مولوی ثناء اللہ صاحب کو ۱۵ پندرہ روپے کے انعامی چیلنج

(۱)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اخبار اہلحدیث (۲۴ر جنوری ۱۹۴۱ء) میں "قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضرین کی تعداد" کے زیر عنوان لکھتے ہیں کہ "جلسہ سے پہلے مریدوں کو بڑے زور سے ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک احمدی ایک غیر احمدی کو اپنے ہمراہ لائے۔ ظاہر میں تو اسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایسے لوگ قادیان میں آکر ہدایت و رشد حاصل کریں گے۔ مگر حقیقت یہ ہوتی ہے۔ کہ ان غیر از جماعت افراد کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی تعداد زیادہ دکھائی جائے۔ تاکہ مخالفین مرعوب ہو جائیں۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامی دہلوی جیسے دانا شخص بھی اسی رعب میں آکر جلسہ قادیان میں حاضرین کی تعداد پینتیس ۳۵ ہزار (پچیس ہزار مرد اور دس ہزار عورتیں) بتاتے ہیں (منادی دہلی یکم جنوری ۱۹۴۱ء) حالانکہ خلیفہ صاحب نے پندرہ سولہ ہزار بتائی ہے۔ (الفضل ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء)"

میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر غیر احمدی حضرات کو اپنے جلسہ میں شمولیت کی دعوت تبلیغ کی غرض سے نہیں ہوتی۔ بلکہ محض خواجہ حسن نظامی صاحب یا دیگر لوگوں کو مرعوب کرنا مقصود ہوتا ہے تو قطع نظر اس کے کہ یہ بات غلط ہے یا صحیح۔ مگر اس میں تو کوئی شبہ نہ رہا۔ کہ ہم نے اپنے اس مقصد میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ جیسا کہ خود آپ نے بھی اقرار کر لیا ہے۔ کہ بعض لوگ ہماری تعداد سے مرعوب ہو گئے۔ اور چونکہ آپ خود اخبار اہلحدیث (۱۰ر اگست ۱۹۱۰ء صفحہ ۵-۶) میں لکھ چکے ہیں کہ:-

"کامیابی کے معنے ہیں جو انسان اپنا مقصود رکھتا ہو۔ اسکو پورا ہوتا دیکھ لے۔ نہ دیکھے تو ناکامی۔ اب مطلع بالکل صاف ہے۔"

اس لئے آئینہ قرآنیہ انہ لا یفلح الظالمون۔ کے معیار کے مطابق مخالفین احمدیت کی ناکامی ان کے ظالم اور راہ ہدایت سے دور ہونے کا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی آپ کی صداقت کا بین ثبوت ہے۔

(۲)

یہ یقینی اور حتمی بات ہے۔ کہ غیر احمدیوں کو اپنے جلسہ میں ہم بغرض تبلیغ ہی شمولیت کی دعوت دیتے ہیں۔ اسی تبلیغ کا ہی یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ انہی میں سے سینکڑوں لوگ ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احمدیت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے اس سال ایسے احباب کی تعداد ۳۸۶ تھی۔ مگر مولوی صاحب نے یہ تو ہرگز نہ بتایا۔ کہ ان حالات میں ان کے حق بجانب ہونے کا کیا ثبوت رہ گیا۔ جبکہ ان کی انتہائی کوششوں کے باوجود جماعت احمدیہ جو ایک سے دو۔ دو سے دس اور پھر سینکڑوں ہزاروں اور اب لاکھوں تک کی تعداد کو پہنچ گئی۔ یہاں تک کہ اب اسکی اتنی تعداد ہے۔ کہ اس سے بقول مولوی ثناء اللہ صاحب مخالفین احمدیت مرعوب ہو ہو جاتے ہیں۔

(۳)

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے الفضل (۳۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء) کے حوالہ سے یہ لکھ کر یہودیانہ تحریف کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد:-

"خلیفہ صاحب نے پندرہ سولہ ہزار بتائی ہے"

کیونکہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ چنانچہ اسجگہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اصل الفاظ ہی نقل کر دینا مولوی صاحب کی تحریف کا اظہار کر دینے کے لئے کافی سمجھتا ہوں۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ:-

"خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا تھا۔ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء یہ کتنے نشانات ہیں۔ صرف اس جلسہ میں ہی بیٹھے ہوئے لوگوں کو دیکھو۔ عورتوں اور مردوں کے جلسہ میں آج شامل ہونے والوں کی تعداد بیس ۲۰ ہزار کے قریب ہوگی۔ اور اگر صرف رجال کو ہی لیا جائے۔ تو آج ان کی تعداد ۱۵-۱۶ ہزار ہوگی۔ پھر جلسہ کے آخر تک اس تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور ۲۰/۲۵ ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔" (الفضل ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۲)

مگر باوجود اس وضاحت کے مولوی ثناء اللہ صاحب "۱۵/۱۶ ہزار" کے الفاظ لے کر (جو صرف مردوں کی تعداد ظاہر کرتے تھے۔ اور وہ بھی صرف جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی) یہ افترا کیا ہے۔ کہ گویا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ قادیان کی کل حاضری "۱۵/۱۶ ہزار" بتائی ہے۔ حالانکہ حضور تو پہلے دن کی حاضری بھی "۲۰ ہزار" بتاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ جلسہ کے آخر تک یہ تعداد "۲۰/۲۵ ہزار" تک پہنچ جاتی ہے۔

(۴)

اس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:-

"جلسہ سالانہ قادیان میں جتنے لوگ شریک ہوتے تھے۔ وہ سارے مرزائی نہ تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ مولوی عنایت اللہ احراری نے جمعہ کی نماز الگ پڑھائی۔ جس میں قریبًا پانچ ہزار مسلمان شریک ہوئے۔ یہ حضرات وہی تھے۔ جن کو خلیفہ صاحب کے تاکیدی حکم کے ماتحت مرزائی لوگ اپنے ساتھ لائے تھے۔ ان کے علاوہ بکثرت مسلمان ایسے بھی تھے۔ جن کو جمعے کی جماعت علیحدہ ہونے کی خبر نہیں ہوئی۔ اس لئے انہوں نے مرزائیوں کے ساتھ ہی جمعہ پڑھ لیا۔ اس کے علاوہ قادیان کے اردگرد کے دیہاتی مسلمان بھی اس جلسہ میں بکثرت شریک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان ایام میں کھانا سب کو مفت ملتا ہے۔"

تعجب ہے۔ کہ ایک طرف تو مولوی ثناء اللہ صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ احمدی غیر احمدیوں کو بھی اپنے جلسہ میں بغرض تبلیغ (اور بقول مولوی ثناء اللہ صاحب مخالفین کو مرعوب کرنے کے لئے) لاتے ہیں۔ اور ان سب مرد و زن افراد کی تعداد بقول خواجہ حسن نظامی صاحب اس دفعہ ۳۵ ہزار تھی۔ مگر پھر خود ہی مولوی صاحب اس امر کا ثبوت بھی دینے لگ گئے۔ کہ "جلسہ قادیان میں جتنے لوگ شریک ہوئے تھے۔ وہ سارے مرزائی نہ تھے۔" میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں کہ کب اور کس جگہ جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے جلسہ سالانہ میں صرف احمدی مرد اور عورتیں ہی شامل ہوتی ہیں۔ اگر وہ ایسا ثابت کر دیں۔ تو ان کو مبلغ دس ۱۰ روپے بطور انعام دیئے جائیں گے۔ مگر وہ یاد رکھیں۔ کہ وہ ایسا ہرگز نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ ہم تو خود مانتے ہیں۔ اور ہمارے اخبارات و پوسٹروں وغیرہ میں نہ صرف غیروں کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ بلکہ بعض آنے والے اصحاب کے نام بھی اخبار میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ تو پھر ایک واضح امر کو کہ جس کا جماعت احمدیہ خود اقرار کرتی ہے یہ ظاہر کرنا کہ گویا کل تعداد ہمارے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی "۱۵/۱۶ ہزار" ہے۔ اور اس میں سے اتنے "مرزائی نہ تھے" یہ ایک فعل لغو بلکہ فریب دہی ہے۔ تاکہ ناواقف پڑھنے والے یہ سمجھیں۔ کہ جماعت احمدیہ یہ دعویٰ کرتی ہے۔ کہ ہمارے جلسہ میں شامل ہونے والے سارے احمدی ہوتے ہیں۔ اور پھر ان کی تعداد بڑھا کر بتائی جاتی ہے۔ حالانکہ ہماری طرف سے جو تعداد بتائی جاتی ہے۔ وہ تمام ان افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو جلسہ میں شریک ہوتے ہیں۔ خواہ وہ احمدی مرد ہوں یا عورتیں۔ غیر احمدی مرد ہوں یا عورتیں۔ یا کہ غیر مسلم احباب ہوں

(۵)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے از خود ایک نظریہ قائم کر کے اس کا ثبوت دینے سے یہ ضرور فائدہ ہو گیا۔ کہ خود ان کے نزدیک "قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضرین کی تعداد" کس قدر تھی۔ اور وہ یوں کہ مولوی صاحب ایک طرف تو یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ:-

"جلسہ سے پہلے مریدوں کو بڑے زور سے ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک احمدی ایک غیر احمدی کو اپنے ہمراہ لائے۔"

اور دوسری طرف "سارے مرزائی نہ تھے۔" کے ثبوت میں مانتے ہیں۔ کہ "پانچ ہزار مسلمانوں نے مولوی عنایت اللہ احراری کے ساتھ نماز جمعہ پڑھی تھی۔ کیونکہ بقول مولوی ثناء اللہ صاحب "یہ حضرات وہی تھے۔ جن کو خلیفہ صاحب کے تاکیدی حکم کے ماتحت مرزائی لوگ اپنے ساتھ لائے تھے۔"

گویا مولوی صاحب نے مان لیا ہے۔ کہ ان پانچ ہزار غیر احمدیوں کو لانے والے احمدی کم از کم پانچ ہزار تو ضرور تھے۔ اور یہ کل دس ہزار ہو گئے اور ساتھ ہی مولوی صاحب یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ

"ان کے علاوہ بکثرت مسلمان ایسے بھی تھے۔ جن کو جمعے کی جماعت علیحدہ ہونے کی خبر نہیں ہوئی۔ اسلئے انہوں نے مرزائیوں کے ساتھ ہی جمعہ پڑھ لیا۔"

چونکہ اسجگہ تعداد معین نہیں بلکہ محض "بکثرت مسلمان" لکھا ہے۔ اسلئے یا تو یہ "بکثرت"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ ہزار یا پانچ ہزار سے زائد ہو سکتی ہے۔ یا کسی قدر کم - یعنی ۳-۴ ہزار - اور جتنی یہ تعداد غیر احمدیوں کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اتنی ان کو ہمراہ لانے والے احمدیوں کی تعداد ماننی پڑے گی۔ گویا اگر پانچہزار سے زائد یا پانچہزار سے کم کی بجائے درمیانی تعداد یعنی "بکثرت مسلمان" سے صرف پانچہزار کی تعداد ہی تسلیم کی جائے۔ تو بھی پانچہزار مزید احمدی ملانے سے دس ہزار یہ تعداد ہوگئی - اور یہ پچھلی تعداد کے ساتھ مل کر بیس ہزار ہو جائے گی۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب مزید اضافہ کرتے ہیں۔ یعنی لکھتے ہیں :۔

"اس کے علاوہ قادیان کے ارد گرد دیہاتی مسلمان بھی اس جلسہ میں بکثرت شریک ہو جاتے ہیں" اس جگہ اگر بکثرت سے کم از کم تعداد ہی مراد لے لی جائے۔ تو ۲½ ہزار سے کم تعداد تو خود مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک بھی نہ ہوگی۔ سو یہ کل تعداد ۲۲½ ہزار ہوگئی۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شامل ہونے والی ہزاروں عورتیں اور بچے مزید برآں ہیں۔

(۶)

غرض کسی طور سے بھی دیکھا جائے۔ اور خواہ کسی قدر بھی کم تعداد لی جائے۔ مگر اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں تمام شامل ہونے والے احمدی اور غیر احمدی وہی ہیں۔ جن کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے سے خبریں دی گئی تھیں۔ حالانکہ جب آپ نے ایسے لوگوں کی بکثرت آمد کی خبر شائع فرمائی تھی۔ تو اس وقت آپ کے ساتھ ایک بھی آدمی نہ تھا۔ مگر آج مولوی ثناء اللہ صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں دس پندرہ ہزار صرف غیر احمدی ہی شریک ہوتے ہیں۔ جو "پانچہزار" سے تو کسی صورت میں بھی کم نہیں۔ اور "پانچہزار" کو تسلیم کر کے مولوی صاحب مزید دو مقامات پر "بکثرت" "بکثرت" غیر احمدیوں کی شرکت کا اعتراف کرتے ہیں۔

(۷)

پس مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ترقی اور بکثرت آدمیوں کی آمد کی پیشگوئیاں شائع فرمائی تھیں۔ تو کیا اس وقت بھی اس قدر غیر احمدی جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آیا کرتے تھے۔ اگر نہیں۔ تو کیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بیّن دلیل نہیں ہے؟ یقیناً ہے۔ اور

آپ تو مولوی صاحب خود ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترقی کی بابت ایک پیشگوئی یوں بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر لگا چکے ہیں۔ کہ :۔

"یہ لوگ (کفار - ناقل) ایسے بیہودہ بکواس میں ہی رہ جائیں گے۔ اور تم اس کے دیکھتے دیکھتے ہی ترقی کر جاؤ گے۔ جو تمہاری سچائی کی دلیل ہوگی" (تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۱۱۶)

آپ بتائیں کہ یہ الفاظ بالکل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مخالفین پر چسپاں نہیں ہوتے؟ اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ترقی اعلیٰ اس قدر احمدیوں اور غیر احمدیوں کا آپ کے قائم کردہ سالانہ جلسہ میں شامل ہونا یہانتک کہ بقول مولوی ثناء اللہ صاحب اس تعداد اعلیٰ کثرت کو دیکھ کر "مخالفین مرعوب ہو جائیں" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ہے یا نہیں؟

(۸)

اسجگہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے ایک اور بات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ مولوی صاحب نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ

"قادیان کے ارد گرد کے دیہاتی مسلمان بھی اس جلسہ میں بکثرت شریک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ **ان ایام میں کھانا سب کو مفت ملتا ہے۔**"

اگر تو ان کی مراد اس سے یہ ہے۔ کہ آج کل مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ محض روٹیوں کی خاطر ہزاروں کی تعداد میں کئی کئی میل چل کر چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے الفاظ اسی کی تائید کرتے ہیں۔ تو پھر مسلمانوں کی یہ بری حالت ایک مصلح کی آمد کی یقیناً مقتضی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ لیکن اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کا منشاء یہ نہیں بلکہ یہ ہے۔ کہ وہ لوگ واقعہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں تقریریں سننے کے لئے آتے ہیں۔ تو پھر مولوی صاحب کا یہ خیال باطل ہے۔ کہ "اسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ ایسے لوگ قادیان میں آکر ہدایت و رشد حاصل کریں گے۔ **مگر حقیقت یہ ہوتی ہے۔ کہ ان غیر از جماعت افراد کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی تعداد زیادہ دکھائی جائے۔ تاکہ مخالفین مرعوب ہو جائیں**"۔

(۹)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۷ار جنوری کے "اہلحدیث" میں ایک بات بیان کی تھی۔ جس کی صحت کا الفضل (۲۲ر جنوری) میں بھی مطالبہ کیا جا چکا ہے۔ مگر مولوی صاحب نے زیر نظر پرچہ میں پھر اس بات کو بایں الفاظ دہرایا ہے۔ کہ :۔

"یہ شرکار جلسہ وہی لوگ ہیں۔ جن کی بابت خلیفہ قادیان کا اپنا بیان یوں شائع ہوا تھا۔ کہ "ہماری جماعت میں صداقت اور دیانت نہیں ہے۔ (الفضل ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۵ء) پس جو لوگ صداقت اور دیانت سے خالی ہوں۔ ان میں یک دلی و یک جہتی کیسے ہو سکتی ہے"۔ (اہلحدیث ۱۴ر جنوری ۱۹۴۱ء)

میں پھر مکرر مولوی ثناء اللہ صاحب سے مطالبہ کرتے ہوئے کہ یہ الفاظ جو انہوں نے نشان " " کے اندر لکھکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے بحوالہ الفضل (۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۵ء) شائع کئے ہیں۔ الفضل مذکور سے ثابت کریں۔ اور اگر وہ میرے اس مطالبہ کو پورا کر دیں۔ تو ان کو مزید پانچ روپے بطور انعام دئے جائیں گے۔ گویا میرے دونوں مطالبے پورے کرنے پر مولوی ثناء اللہ صاحب کو مبلغ ۱۵ روپے بطور انعام دئیے جائیں گے ؎ اگر در خانہ کس است حرفے بس است

خاکسار رشید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان دار الامان۔

فتویٰ
تجارت پر روپیہ لگا کر نفع حاصل کرنا جائز ہے

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ظہر کے وقت ایک صاحب کی خاطر حضرت حکیم نور الدین صاحب نے ایک مسئلہ حضرت اقدسؑ سے دریافت کیا۔ کہ یہ ایک شخص ہیں۔ جن کے پاس بیس بائیس ہزار کے قریب روپیہ موجود ہے۔ ایک سکھ ہے وہ ان کا روپیہ تجارت میں استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اور ان کے اطمینان کے لئے اس نے تجویز کی ہے۔ کہ یہ روپیہ بھی اپنے قبضہ میں رکھیں لیکن جس طرح وہ ہدایت کرے۔ اسی طرح ہر ایک شے خرید کر جہاں کہے۔ وہاں روانہ کریں۔ اور جو روپیہ آوے۔ وہ امانت رہے سال کے بعد وہ سکھ دو ہزار چھ سو روپیہ ان کو منافع کا دے دیا کرے گا۔ یہ اس غرض سے یہاں فتویٰ دریافت کرنے آئے ہیں۔ کہ یہ روپیہ جو ان کو سال کے بعد ملے گا۔ اگر سود نہ ہو۔ تو شراکت کر لی جاوے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ چونکہ انہوں نے خود بھی کام کرنا ہے۔ اور انکی محنت کو دخل ہے۔ اور وقت بھی صرف کریں گے۔ اس لئے ہر ایک شخص کی حیثیت کے لحاظ سے اس کے وقت اور محنت کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ دس دس ہزار اور دس دس لاکھ روپیہ لوگ اپنی محنت اور وقت کا معاوضہ لیتے ہیں۔ لہذا میرے نزدیک تو یہ روپیہ جو ان کو وہ دیتا ہے سود نہیں ہے۔ اور میں اسکے جواز کا فتویٰ دیتا ہوں۔ سود کا لفظ تو اس روپیہ پر دلالت کرتا ہے۔ جو مفت بلا محنت کے (صرف روپیہ کے معاوضہ میں) لیا جاتا ہے۔ اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں میں ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اسلئے اسوقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

شیعہ مشن

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل شیعہ ہی تھے

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یزید نے حضرت امام حسین رضؓ اور آپ کے رفقاء کو شہید کیا۔ اور وہ اہلبیت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ارشاد فرماتے ہیں

"اسلام میں بھی یہودی صفت لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا۔ اور اپنی غلط فہمی پر اصرار کر کے ہر ایک زمانہ میں خدا کے مقدس لوگوں کو تکلیفیں دیں۔ دیکھو کیسے امام حسین رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ہزاروں نادان یزید کے ساتھ ہو گئے۔ اور اس امام معصوم کو ہاتھ اور زبان سے دکھ دیا۔ آخر بجز قتل کے راضی نہ ہوئے۔ اور پھر وقتاً فوقتاً ہمیشہ اس امت کے اماموں اور راستبازوں اور مجددوں کو ستاتے رہے"۔ (ایام الصلح صفحہ ۲۶)

لیکن اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں۔ کہ اہلبیت سے دشمنی اور عداوت میں شیعہ لوگ یزید سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ شیعہ اصحاب ہی حضرت امام حسن رضؓ اور حضرت امام حسین رضؓ کے قتل میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ اور یہ وہ حقیقت ہے۔ جو خود شیعہ لٹریچر بھی اسکی پکار پکار کر تصدیق و تائید کر رہا ہے۔ (کما سیاتی) جلاء العیون جو ایران کے مشہور و معروف فاضل اجل شیعہ محمد باقر مجلسی کی تصنیف ہے۔ اس میں مرقوم ہے۔ کہ حضرت امام حسن رضؓ نے فرمایا۔ کہ :۔ "بخدا سوگند اس جماعت سے میرے لئے معاویہ بہتر ہے۔ یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم شیعہ ہیں۔ اور میرا ارادہ قتل کیا۔ میرا مال لوٹ لیا"۔ (ترجمہ اردو جلاء العیون مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۳۲۳)

ایسا ہی کتاب سیر الائمۃ ترجمہ کشف الغمہ صفحہ ۶۵ پر حضرت امام حسن رضؓ کے اسی واقعہ کا ان لفظوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ :۔

"پس دست بغاوت دراز کردند و آنچہ از نقد و جنس یافتند تاراج بردند حتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلائے کہ آنحضرت برآں نشستہ بود از زیر آں کشیدند و بردند"۔

حضرت امام حسن رضؓ کے ساتھ شیعوں کے سلوک کا ذکر کرنے کے بعد حضرت امام حسین رضؓ کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا۔ اس کے متعلق آتا ہے۔ کہ جب حضرت امام حسین رضؓ نے یزید کی بیعت نہ کی۔ تو اس کا علم ہونے پر شیعوں نے ایک میٹنگ کر کے یہ پاس کیا۔ کہ آپ کو کوفہ میں آنے کی دعوت دی جائے۔ (جلاء العیون مذکور صفحہ ۳۰ بہ) چنانچہ اس قرارداد کے بعد جس قدر خطوط حضرت امام حسین رضؓ کو لکھے گئے۔ ان کی بابت جلاء العیون میں لکھا ہے کہ:۔

"ہر چند اس طرح کے خطوط خدمت آنحضرت میں پہنچتے تھے۔ مگر حضرت تامل فرما کے جواب ان کا نہ لکھتے تھے۔ یہانتک کہ ایک ہی دن چھ ۶۰۰ سو خطوط مکاروں۔ غداروں کے امام حسین رضؓ کے پاس پہنچے۔ اور جب مبالغہ و اصرار ان کا از حد ہوا۔ اور متعدد قاصد حضرت کے پاس جمع ہو گئے۔ اور بارہ ۱۲۰۰۰ ہزار خط کوفہ سے امام حسین رضؓ کے پاس آئے۔ تو حضرت نے ان کے آخری خط کا جواب لکھا۔ ...... کہ میں بالفعل تمہارے پاس اپنے برادر و پسر عم و محل اعتماد مسلم بن عقیل کو بھیجتا ہوں ......" (" " صفحہ ۳۱ بہ)

ناسخ التواریخ صفحہ ۱۳۳ پر شیعی مصنف لکھتے ہیں کہ اسی ۸۰۰۰۰ ہزار کوفیوں نے امام مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مگر جلاء العیون میں مرقوم ہے کہ:۔ "حضرت مسلم سے اٹھارہ ۱۸۰۰۰ ہزار کوفی بشرف بیعت امام حسین رضؓ مشرف ہوئے۔ پس حضرت مسلم نے ایک عریضہ جناب امام حسین ع رضؓ کی خدمت میں لکھا۔ کہ اس وقت تک اٹھارہ ۱۸۰۰۰ ہزار کوفی آپ کی بیعت سے سرفراز ہوئے ہیں۔ اگر آپ یہاں تشریف لائیں مناسب ہے"۔ (صفحہ ۳۲ بہ)

لیکن ادھر یہ خط روانہ ہوا۔ ادھر ظالم و بے رحم غداروں نے جو بے وفائی دکھائی۔ اور جس سفاکی سے امام مسلم اور ان کے صاحبزادگان کو شہید کیا۔ اس کے ذکر کی اس جگہ ضرورت نہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام جب کوفہ تشریف لے گئے۔ اور یہ حالات مشاہدہ کئے۔ تو آپ نے فرمایا:۔ "ہمارے شیعوں نے ہماری نصرت سے ہاتھ اٹھالیا ہے"۔ (" صفحہ ۵۲ بہ) بلکہ فرمایا کہ:۔ "اے بیوفایان جفاکار غدارو تم پر وائے ہو...... تم نے شمشیر کینہ مجھ پر کھینچی"۔ (" صفحہ ۶۸ بہ)

اور جب حضرت امام حسین رضؓ نے واپسی کا قصد کر کے ہمراہیوں کو سوار ہونے کا حکم دیا۔ تو لکھا ہے۔ کہ:۔

"جب ہودج ہائے حرم محترم اونٹوں پر بندھ گئیں۔ حضرت پائے مبارک رکاب میں رکھ کے سوار ہوئے۔ جب چاہا۔ واپس جائیں۔ لشکر مخالف نے رستہ روک لیا۔ اور مانع ہوئے"۔ صفحہ ۵۳ بہ

آخر کار حضرت موصوف نے یہ کہتے ہوئے کوفہ سے کوچ کیا۔ کہ:۔

"بخدا تم اس سے پہلے اس قسم کی غداری میرے والد (حضرت علی رضؓ۔ ناقل) اور ان کے بعد میرے بھائی حسن رضؓ اور مسلم بن عقیل سے بھی کر چکے ہو"۔ (تاریخ الامم والملوک صفحہ ۲۲۸-۲۲۹)

پھر میدان کربلا سے بھی حضرت امام حسین رضؓ نے اسی مضمون کا خط لکھا۔ (ناسخ التواریخ صفحہ ۱۸۱) مگر غداروں نے کوئی تبدیلی اپنے ارادوں میں پیدا نہ کی۔ اور آپ کو مع آپ کے مصاحبین رضؓ کے شہید کر دیا۔ اور اس خون کے آنسو رلانے والی کارروائی کے بعد یہ قاتل و ظالم جب اہلبیت کے باقی افراد کے پاس جا جا کر ہمدردی ظاہر کرنے لگے۔ تو حضرت امام زین العابدین رضؓ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

"خود تم ہی نے تو ہم کو برباد کیا۔ قتل و اسیر کیا۔ اب رو رو کر دکھاتے ہو"۔ (ناسخ التواریخ صفحہ ۲۴۳) جلاء العیون میں لکھا ہے۔ کہ حضرت امام زین العابدین رضؓ نے خطبہ میں فرمایا کہ:۔

"ایہا الناس۔ میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو۔ کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی۔ آخر کار ان سے جنگ کی۔ اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر۔ تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور رائے بد اپنے واسطے پسند کی۔ اور کن آنکھوں سے حضرت رسول ؐ کی طرف دیکھوگے۔ جس روز وہ تم سے فرمائیں گے۔ تم نے میری عترت کو قتل کیا اور میری ہتک حرمت کی۔ کیا تم میری امت سے نہ تھے"۔ (جلاء العیون اردو صفحہ ۵۰۶)

الغرض ان واقعات کے بعد ہی یزید پلید جس نے ان ائمہ کرام کو شہید کیا۔ اور اس کے خاندان کے افراد بقیہ اہلبیت سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے جس قسم کی کارروائیاں کیں اس کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ یزید کے حکم سے۔ "اہل بیت آنحضرت کو اپنے محل میں بھجوادیا۔ جب مخدرات اہل بیت عصمت و طہارت اس ملعون کے گھر میں داخل ہوئے۔ عورات آل ابوسفیان نے اپنے زیور اتار ڈالے اور لباس ماتم پہن کے آواز بنوحہ و گریہ بلند کی۔ اور تین روز ماتم رہا۔ ہندہ دختر عبد اللہ بن عامر کہ اس زمانہ میں یزید کی زوجہ تھی۔ اور پیشتر جناب امام حسین رضؓ کی خدمت میں تھی۔ اس نے پردہ کا مطلق خیال نہ کیا۔ اور گھر سے نکل کے مجلس یزید ملعون میں جس وقت کہ مجمع عام تھا۔ آ کے کہا۔ اے یزید تو نے سر مبارک امام حسین رضؓ پسر فاطمہ رضؓ زہرا کا میرے گھر کے دروازہ پر آویزاں کیا ہے۔ یزید نے دوڑ کے کپڑا اس کے سر پر ڈال دیا۔ اور کہا گھر میں چلی جا۔ اور فرزند رسول خدا بزرگ قریش پر نوحہ و زاری کر۔ کہ ابن زیاد نے ان کے بارہ میں جلدی کی۔ میں ان کے قتل پر راضی نہ تھا۔ پس اہل بیت رسول خدا کو اپنے گھر میں رہنے کی جگہ دے۔ اور ہر صبح و شام امام زین العابدین کو دستر خوان پر بلاتا تھا"۔ (جلاء العیون صفحہ ۵۲۶-۵۲۷)

ایسا ہی لکھا ہے۔ کہ:۔

"زنان کوفہ ان مقربان حضرت ذوالجلال کے حال پر گریہ کرتی تھیں۔ ام کلثوم ع نے جب ان کی صدائے گریہ سنی۔ محل سے آواز دی اور فرمایا۔ اے اہل کوفہ تمہارے مردوں نے ہم کو قتل کیا۔ اور اب تمہاری عورتیں روتی ہیں"۔ (" " صفحہ ۵۰۱)

شیعہ لٹریچر کے ان حوالجات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ کس طرح خود شیعوں نے ہی حضرت امام حسین رضؓ اور ان کے دیگر اقربا کو عہد وفاداری کر کے دھوکہ سے بلا کر قتل کیا۔ بلکہ ان بیانات سے یہ بھی واضح ہے۔ کہ شیعہ لوگوں کا محرم کے ایام میں آنسو بہانا گریہ وزاری کرنا سینہ کوبی کرنا لکڑی یا کاغذ کے تعزیہ بنانا وغیرہ وہ افعال ہیں۔ جو کہ قاتل و غدار اور ظالم شیعوں نے اور یزید اور اس کے خاندان نے اہلبیت حضرت امام حسین رضؓ سے اپنی ہمدردی کے اظہار کے لئے سر انجام دیئے۔ یہاں تک کہ سات روز سوگواری میں بھی گزارے۔ (جلاء العیون صفحہ ۵۳۱)

ان واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ یہ بہت بڑی بے انصافی اور ملت اسلامیہ میں فتنہ پردازی ہے۔ کہ حضرت امام حسین رضؓ اور ان کے اقرباء کے قتل کا ارتکاب تو خود شیعہ لوگ کریں۔ مگر پھر خود ہی ان سے اپنی ہمدردی ظاہر کریں۔ اور قتل کا الزام تھوپیں ہم اہلسنت والجماعت پر۔ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر افسوس ان مسلمانوں پر ہے۔ کہ جو شیعہ لوگوں کی محرم کی ناجائز اور ...... ان خلاف شریعت کارروائیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی دراصل اس گروہ کا حصہ ہیں۔ جنہوں نے قتل و غارت گری کی۔ اور پھر اہلبیت سے ہمدردی بھی۔ گویا ؎

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

کے مصداق بننا چاہتے ہیں۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان دارالامان۔

اہل دُنیا سے اپیل

(از خاکسار رضا پسر حضرت صادق اٹاوہ۔ یو۔ پی)

مسلموں عیسائیوں میں یہ خبر مشہور ہے
آئیں گے عیسیٰ ع دوبارہ حق کو یہ منظور ہے
مسلمو! عیسائیو! تم اپنی حالت دیکھ لو
اور انجیلوں حدیثوں کو تدبر سے پڑھو
نیز ہندو بھائیو۔ تم بھی تو گیتا کو پڑھو
کشن کا اوتار ہے کلجگ ہی میں اے دوستو
آنے والا ایک ہے گو نام اس کے ہیں کئی
وہ ہے عیسیٰ ع اور کرشن ع مہدی ع دیں بھی وہی
لا چکے تشریف وہ تو قادیاں پنجاب میں
تم ہو ابتک بے خبر۔ کیا عمر گذری خواب میں
دعویٰ کرتے ہی مخالف ہو گئی دنیا تمام
نیک داخل ہو گئے اور ہو رہے ہیں صبح و شام
پر جو ہیں ضدی نہیں وہ مانتے آیات کو
جانتے ہیں وحی قرآں اپنی تاویلات کو
حق کے مرسل کی جو کی تکذیب تو آیا عذاب
جنگ موجودہ سے دنیا کھا رہی ہے پیچ و تاب
اب بھی کچھ بگڑا نہیں یارو اٹھو جلدی کرو
بیعت عیسیٰ کی کرو اسلام کا کلمہ پڑھو
حضرت عیسیٰ ع کے نائب حضرت محمود ہیں
ان کٹھن ایام میں وہ شکر ہے موجود ہیں
ان کی بیعت کر کے تم اللہ کو راضی کرو
دین بھی حاصل کرو دنیا کی بھی شاہی کرو
حضرت محمود ہی۔ اللہ کے محبوب ہیں.
اس زمانہ میں دعا کے واسطے وہ خوب ہیں
ہے رضا کی یہ دعا اب اے خداوند کریم
رحم کر بندوں پہ اپنے ذات ہے تیری رحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن!

بائیبل میں نبی عربی - اُمّت مسلمہ اور مکّہ معظمہ کے متعلق بشارات

(قسط سوئم)

امت مسلمہ کا اجتماع عظیم

"وقت آیا کہ میں سب قوموں اور زبانوں کو جمع کروں گا۔ (مسیح تو صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے آئے۔ متی ۱۵/۲۴، ۲۶، ۲/۶، ۱۰/۵، ۶، ۲۳) سو وہ آئیں گے۔ اور میرا جلال دیکھیں گے۔ اور میں ان کے درمیان ایک نشان نصب کروں گا ...... اور میں ان کو ..... قوموں کی طرف بھیجوں گا ...... اور دُور کے بحری ممالک کو جنہوں نے میری خبر نہیں سُنی۔ اور میرا جلال نہیں دیکھا بھیجوں گا۔ تو وہ قوموں کے درمیان میرے نام کی منادی کریں گے۔ اور وہ تمہارے سب بھائیوں کو ساری قوموں کے درمیان سے گھوڑوں اور گاڑیوں اور ڈولیوں اور خچروں اور اونٹوں پر میرے مقدس پہاڑ یروشلم میں خداوند کے لئے ہدیہ لائیں گے۔ خداوند فرماتا ہے۔ جس طرح سے بنی اسرائیل پاک برتنوں میں خداوند کے گھر ہدیہ لاتے ہیں ...... جس طرح سے نئے آسمان اور نئی زمین جو میں بناؤں گا۔ میرے حضور قائم رہیں گے۔ خداوند فرماتا ہے۔ اسی طرح تمہاری نسل اور نام قائم رہے گا۔" یسعیاہ ۶۶/۱۸ تا ۲۲

پیشگوئی کے اجزاء

(۱) ان آیات کو بغور پڑھو۔ دو قوموں کا ذکر ہے۔ ایک بنی اسرائیل اور دوسری قوم ان کے بھائی بنی اسماعیل۔ اس باب کے شروع میں بھی یہی ذکر ہے۔ کہ خداوند کی تمجید بنی اسرائیل کے بھائیوں میں کی جائے گی۔ جن کو بنی اسرائیل عہد روحانی سے خارج کرتے ہیں۔ اور جن سے وہ کینہ رکھتے ہیں۔ یسعیاہ ۶۶/۵ (۲) یروشلم بھی دو بیان ہوئے۔ ایک وہ کہ جہاں بنی اسرائیل ہدیہ گذراتے ہیں۔ اور ایک وہ یروشلم جہاں "نئی خلقت" اور "ابدی نسل" ہدیہ گذرائیں گے۔ اور اکٹھے ہوں گے۔ پہلے یروشلم اور دوسرے یروشلم۔ بنی اسرائیل اور ایک دوسری قوم کا ذکر علیحدہ علیحدہ کیا گیا۔ (۳) امت مسلمہ ابد تک پھل لائے گی۔ اور قائم رہے گی۔ چنانچہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں ایک دوسری جگہ لکھا ہے۔ "خداوند فرماتا ہے۔ میری روح جو تجھ پر ہے۔ اور میرا کلام جو میں نے تیرے مُنہ میں ڈالا۔ تیرے مُنہ سے اور تیری نسل کے مُنہ سے جاتا نہ رہے گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ اب سے لیکر اور ابد تک" یسعیاہ ۵۹/۲۱۔ ان آیات میں آنحضرت صلعم کی ابدی شریعت کا ذکر ہے۔ (۴) بحری ممالک بھی خداوند کے جلال کو دیکھیں گے۔ اور ایمان لاویں گے۔ علاوہ بریں دیگر ممالک میں بھی آنحضرت صلعم کا دین بحری ممالک میں پھیل جانے کا ذکر موجود ہے یسعیاہ ۴۲/۱۰ تا ۱۲، ۵۱/۴ تا ۶، ۶۰/۹، زبور ۷۲/۱۰ (۵) نبی موعود پر سب قومیں ایمان لاویں گی۔ اس کے علاوہ ملاحظہ ہو یسعیاہ ۲/۲، ۱۱/۱۰، ۴۲/۱، ۴، ۴۹/۶، ۷، ۲۲، ۲۳، ۵۵/۴، ۵، ۶۰/۱ تا ۵ حجی ۲/۷۔

آسمانی یروشلم اور آسمانی صیہون

یروشلم میں صیہون واقعہ ہے۔ بائیبل میں یروشلم اور صیہون دو دو بیان ہوئے۔ ایک وہ جو پہلے موجود ہیں۔ دوسرے بعد میں آسمان سے اترنے والے یعنی مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ (مکاشفات ۳/۱۲، ۲۱ باب) یا ایک نیا اور ایک پرانا۔ ایک یروشلم سارہ کا ہے۔ اور ایک یروشلم ہاجرہ کا بیان ہُوا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ ہاجرہ عرب کا کوہ سینا ہے۔ جو یروشلم کا مثیل ہے۔ ..... پر دُور کا یروشلم شریعت سے آزاد ہے۔ وہی ہم سب کی ماں (سارہ) ہے۔ گلتیوں ۴/۲۵ گویا دو یروشلم بیان ہوئے۔ ایک ہاجرہ کا اور ایک سارہ کا۔ یروشلم میں صیہون واقع ہے۔ تو لازماً صیہون بھی دو ہوئے۔ چنانچہ پولوس رسول کہتا ہے۔ "بلکہ تم صیہون کے پہاڑ اور زندہ خدا کے شہر یروشلم میں جو آسمانی یروشلم ہے۔ عبرانیوں ۱۲/۲۲ گویا ایک آسمانی یروشلم ہے۔ اور اس میں آسمانی صیہون بھی موجود ہے۔ یروشلم کے معنی ہیں سلامتی والا امن والا۔ اور صیہون کے معنی ہیں خشک اور ریتلی زمین۔ ان معنوں کی رو سے بھی یہ نام استعارۃً مکہ معظمہ پر صادق آتے ہیں۔ جس میں امن اور سلامتی کا گھر اور ارض حرم بھی موجود ہے۔ اور جو ریگزار عرب میں بھی واقع ہے۔ چنانچہ یسعیاہ نبی پیشگوئی کرتے ہیں۔

کعبۃ اللہ کی روحانی تعمیر

"دیکھو میں صیہون میں تعمیر کے لئے ایک پتھر رکھوں گا۔ ایک چنا ہُوا پتھر کونے کے سرے کا ایک سنگ مولد ایک مضبوط بنیاد والا پتھر اس پر جو ایمان لاوے وہ شرمندہ نہ ہوگا۔ اور میں صراط مستقیم پر عدالت اور قسطاس مستقیم پر صداقت رکھوں گا۔" یسعیاہ ۲۸/۱۶-۱۷۔ اس پیشگوئی سے ظاہر ہے۔ کہ صیہون میں ایک تعمیر شروع ہوگی۔ جس کی بنیاد کے لئے ایک نہایت ہی مبارک پتھر رکھا جائے گا۔ یعنی روحانی تعمیر کے لئے ایک عظیم الشان نبی برپا ہوگا۔ جو صیہون (یعنی مکہ معظمہ) میں ایک مبارک تعمیر کا "بنیادی پتھر" "چنا ہُوا پتھر" (مصطفیٰ) "کونے کا سرا" "قیمتی مضبوط بنیاد والا پتھر" ہوگا۔ جو اس پر ایمان لائے گا۔ شرمندہ نہ ہوگا۔ یسعیاہ نبی کی کتاب کے اس باب کے شروع میں ذکر ہے۔ کہ نبی موعود پر نازل شدہ شریعت یکبارگی نازل نہ ہوگی۔ "بلکہ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں" (یعنی کچھ حصہ شریعت کہیں نازل ہوگا۔ تو کچھ حصہ کسی اور جگہ) اور اس شریعت کی زبان بنی اسرائیل کے لئے اجنبی ہوگی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "خداوند ان سے عجمی ہونٹوں اور اجنبی زبان میں کلام کرے گا۔" یسعیاہ ۲۸/۹-۱۴۔ اس سے آگے ۱۶، ۱۷ آیت میں مذکورۃ الصدر پیشگوئی ہے۔ کہ صیہون میں تعمیر کے لئے ایک پتھر رکھا جائے گا۔ گویا ایک عظیم الشان نبی برپا کیا جائے گا۔ جس پر نازل شدہ شریعت مذکورہ خصوصیات کی حامل ہوگی۔ یاد رہے۔ کہ یہ وہی مبارک پتھر ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح پیشگوئی کرتے ہیں۔ "یسوع نے ان سے کہا۔ کہ کیا تم نے نوشتوں میں کبھی نہیں پڑھا۔ کہ جس پتھر کو معماروں نے ناپسند کیا۔ وہی کونے کا سرا ہُوا۔" (زبور ۱۱۸/۲۲) ...... اس لئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور ایک قوم کو جو اس کے پھل لائے گی۔ دے دی جائیگی۔ جو اس پتھر پر گرے گا۔ چور چور ہو جائے گا۔ اور جس پر وہ گرے گا۔ اسے پیس دیگا۔ متی ۲۱/۴۲ تا ۴۴۔

گویا اس قیمتی اور بنیادی پتھر کا تعلق بنی اسرائیل سے نہیں بلکہ ایک دوسری قوم سے ہے۔ جو آسمانی بادشاہت یعنی نبوت کی وارث ہوگی۔ مذکورہ پیشگوئی میں ایک نئی تعمیر سے مراد بیت المقدس اور بنیادی پتھر سے مراد حضرت مسیح نہیں لئے جا سکتے۔ کیونکہ حضرت مسیح نے خود اس پتھر کا تعلق ایک دوسری قوم سے بتلایا۔ علاوہ بریں یروشلم اور اس کے بیت المقدس کی بربادی کی آپ نے پیشگوئی کی۔ اور اس پر نوحہ کیا۔ متی۔ گویا تعمیر کی بجائے آپ نے تخریب کی پیشگوئی کی۔ پس اس تعمیر سے مراد جو صیہون میں کسی آئندہ زمانہ میں ہوگی۔ بیت المقدس نہیں۔ بلکہ کعبۃ اللہ ہے۔ اور نہایت گرانبہا اور مضبوط بنیاد والا پتھر جو اس کعبۃ اللہ کی روحانی تعمیر کے لئے بمنزلہ بنیاد کے ہے۔ وہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک کیا گیا۔ اور اس گھر کی روحانی تعمیر پایۂ تکمیل تک پہنچی۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد

کعبۃ اللہ کے متعلق دیگر بشارات

جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت پہن لے۔ اے یروشلم مقدس شہر اپنا سجیلا لباس اوڑھ لے۔ کیونکہ آگے کو کوئی نامختون یا ناپاک شخص تجھ میں داخل نہ ہوگا۔ یسعیاہ ۵۲/۱، ۲

دنیا میں مکہ معظمہ ہی ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں مشرک اور نامختون داخل نہیں ہو سکتے۔ ورنہ یروشلم اور اس کے بیت المقدس میں نامختون اور مشرک داخل ہوتے رہے۔ اور اب تک آباد ہیں۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ یہاں صیہون اور یروشلم سے مراد پرانا یروشلم نہیں۔ بلکہ آسمانی یروشلم ہے۔ اور آسمانی صیہون یعنی مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ۔

بیت اللہ کا نیا نام کعبۃ اللہ تحویل کعبہ کی پیشگوئی

صیہون کی خاطر میں چپ نہ رہوں گا۔ اور یروشلم کی خاطر میں آرام نہ کرونگا جب تک کہ اسکی راستبازی نور کی مانند نہ چمکے۔ اور اسکی نجات روشن چراغ کی مانند جلوہ گر نہ ہو۔ تب غیر قومیں تیری راستبازی اور سب بادشاہ تیری شوکت دیکھیں گے۔ اور تو ایک نئے نام سے کہلائی جائے گی۔ جو خداوند کا مُنہ مقرر کرے گا۔ (یعنی پہلا قبلہ تبدیل ہوگا۔ اور نیا نام رکھا جائے گا۔ چنانچہ بیت اللہ کعبۃ اللہ بن گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے مُنہ سے اس کا نیا نام مسجد حرام رکھا۔ فول وجھک شطر المسجد الحرام اور سرزمین مکہ کا نام ارض حرم اور یروشلم کی بجائے مکہ معظمہ اور بیت المقدس کی جگہ کعبۃ اللہ مقبول ہُوا۔ آیات تحویل کعبہ میں بھی ان بشارات کی طرف اشارہ کیا گیا۔ کہ وان الذین اوتو الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربّھم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل کتاب (صحف سماوی کی رو سے) خوب جانتے ہیں۔ کہ یقیناً (تحویل کعبہ) تیرے رب کی طرف سے حق ہے) تو خداوند کے ہاتھ میں فخر کا تاج ہوگی۔ اور خداوند کے ہاتھ میں مملکت کا تاج۔ بعد ازاں تجھ کو چھوڑی ہوئی نہ کہا جائے گا۔ اور پھر تیری زمین کو ویرانہ نہ کہیں گے۔ بلکہ تجھ کو "اس میں میری خوشی (رضی اللہ عنہا) کہیں گے۔ اور تیری زمین شوہر والی کہلائے گی۔ کیونکہ خدا تجھ سے خوش ہوا۔ اور تیری زمین کا وہ شوہر ہوگا۔ ...... تیرا خدا تجھ سے خوش ہوگا۔ اے یروشلم (یسعیاہ $\frac{62}{1 \text{ تا } 5}$ کیتھولک بائیبل) سارا خصم والی بیان ہوئی۔ اور ہاجرہ بیکس چھوڑی ہوئی یسعیاہ $\frac{54}{1}$ اس لئے سارا کی نسل اور اسکی سرزمین محاورہً بائیبل میں خصم والی اور ہاجرہ کی نسل اور سرزمین چھوڑی ہوئی۔ اور متروکہ کہلائی۔ لیکن خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ اب اس کے برعکس ہوگا۔ اب قوم بنی اسماعیل اور ان کی سرزمین خصم والی کہلائیگی۔ اور متروکہ نہ کہلائے گی۔ اس سے خدا خوش ہوگا۔ اور وہ پھر ترک نہ کی جائے گی۔ میں اوپر ثابت کر آیا ہوں۔ کہ ایک سارہ کا یروشلم ہے۔ اور ایک ہاجرہ کا۔ مذکورہ پیشگوئی میں یہ جو کہا گیا۔ "بعد ازاں تجھ کو چھوڑی ہوئی نہ کہا جائے گا۔" "اور تیری زمین شوہر والی کہلائے گی۔" یہ ہاجرہ کے یروشلم کے متعلق ہے۔ کیونکہ ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بیکس چھوڑ دی گئی تھیں۔ اور ان کی سرزمین خصم والی نہ کہلاتی تھی۔ ورنہ سارہ خصم والی تھیں۔ بیکس چھوڑی ہوئی نہ تھیں۔ ان کی زمین خصم والی کہلاتی تھی۔ اس لئے سارہ کی نسل اور سارا کا یروشلم اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہیں۔ بلکہ اس پیشگوئی کی وہ سرزمین مصداق ہے۔ جو شوہر والی نہ کہلاتی تھی۔ اور "بعد میں کہلائے گی" پس اس پیشگوئی کا مصداق پہلا یروشلم اور قوم بنی اسرائیل ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سرزمین اور قوم شروع دن سے "خصم والی" اور مقبول کہلاتی تھی۔ صرف بنی اسماعیل اور ان کی سرزمین ہی تھی۔ جو بانجھ کہلائی (بوجہ نبوت کے بند ہونے کے) جو چھوڑی ہوئی قوم اور متروکہ سرزمین کہلائی۔ لیکن اب برکات نبوت کی گھنگھور گھٹاؤں نے اپنا رخ نئی اقوام اور نئے یروشلم مکہ معظمہ کی طرف پھیر دیا۔ اور پیشگوئی کی گئی۔ کہ "آئندہ تو کبھی متروکہ نہ کہلائے گی" "اور تیری سرزمین کا کبھی پھر خرابہ نام نہ ہوگا۔" "اور تجھ میں کوئی نامختون داخل نہ ہوگا۔" "اور غیر قوموں کا رجوع تیری طرف ہوگا۔" یہ نشانات کعبۃ اللہ اور مکہ معظمہ پر ہی صادق آسکتے ہیں۔ ورنہ بیت المقدس اس پیشگوئی کے بعد بھی خرابہ اور کھنڈر بنا دیا گیا۔ اور اس کی دوسری بربادی ۷۰ء میں ہوئی۔ یہ گھر حضرت مسیح کی پیشگوئی کے مطابق ہر لحاظ سے "ویران چھوڑا گیا" اس میں مشرک اور نامختون داخل ہوتے رہے۔ اور اب تک آباد ہیں۔ ہاں یہ سب نشانات کعبۃ اللہ اور مکہ معظمہ پر ہی پورے اترتے ہیں۔

مذکورہ آیات کے بعد کی آیات بھی عظیم الشان بشارات پر مشتمل ہیں۔ لکھا ہے۔ "تم جو خداوند کا ذکر کرتے ہو۔ چپکے نہ رہو۔ جب تک کہ وہ یروشلم کو قائم نہ کرے۔ اور اس کو زمین میں ایک ستائش کرے۔ اس وقت تک اسے چین نہ کرنے دو۔ ..... گذرو (کعبۃ اللہ) کے پھاٹکوں میں سے گذرو۔ لوگوں کے لئے راہ تیار کرو۔ کشادہ کرو رستے کو کشادہ کرو۔ پتھروں کو ہٹا دو۔ قوموں کے لئے جھنڈا اونچا کرو۔ دیکھو خداوند نے زمین کے کناروں تک مشہور کر دیا کہ صیہون کو بیٹی کہو۔ کہ دیکھو تیرا نجات دینے والا آتا ہے۔ دیکھ اس کا اجر اس کے ساتھ اور اس کا کام اس کے سامنے ہے۔ اور وہ ان کو مقدس لوگ خداوند کے چھڑائے ہوئے کہیں گے۔ پر تو مطلوبہ اور نامتروکہ شہر کہلائے گی" (یسعیاہ $\frac{62}{6 \text{ تا } 12}$ کیتھولک بائیبل) لیکن اس کے الٹ پہلا یروشلم ترک کیا گیا۔ حضرت مسیح ؑ نے ان الفاظ سے اس کو ترک کر دیا۔ "تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔" پس یہ نجات دہندہ جس کی آمد پر یروشلم مطلوبہ اور نامتروکہ شہر کہلائے گا۔ حضرت مسیح ؑ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ یروشلم وہ ہے۔ جس پر عربی جھنڈا لہرائے گا۔ جس یروشلم کو پولوس رسول نے ہاجرہ اور عرب سے وابستہ کیا۔ گلتیوں $\frac{4}{25}$۔ جس کا نجات دہندہ محمد مصطفےٰ صلعم ہیں۔ ایک دوسری جگہ لکھا ہے۔ " ترک کی گئی صیہون زمانوں کا فخر اور پشت در پشت کے لئے فرحت بنیگی" یسعیاہ $\frac{60}{16}$۔

صیہون سے شریعت نکلیگی

آخری دنوں میں خداوند کے گھر کی طرف ساری قومیں روانہ ہوں گی۔ ..... کیونکہ شریعت صیہون سے اور یروشلم سے خدا کا کلام نکلے گا۔ وہ غیر قوموں کے درمیان عدالت کرے گا ...... اے یعقوب کے گھرانے آؤ ہم خداوند کی روشنی میں چلیں۔ تو نے اپنے لوگوں یعقوب کے گھرانے کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ ان کا پیمانہ قدیم سے بھر گیا۔ ...... اس دن خداوند ہی اکیلا بلند ہوگا۔ اور بت بالکل فنا ہو جائیں گے۔ یسعیاہ $\frac{2}{1 \text{ تا } 6، 19}$ و $\frac{51}{4 \text{ تا } 6}$ بتایئے کونسے یروشلم سے شریعت نکلی۔ اور خصوصاً غیر اقوام نے اس شریعت کو قبول کیا۔ اور یعقوب کا گھرانا یعنی بنی اسرائیل رد کئے گئے۔ اور بت توڑ دیئے گئے۔ سارا کے یروشلم سے تو یہ صدا بلند ہوئی۔ کہ شریعت لعنت ہے۔ اور مسیح نے اس لعنت سے چھڑایا۔ گلتیوں $\frac{3}{13}$۔ پھر پولوس رسول ایک تمثیل کے ذریعہ سمجھاتا ہے۔ کہ ہم آزاد کی نسل ہیں۔ اس لئے شریعت سے بھی آزاد ہیں۔ لکھا ہے۔ یہ باتیں تمثیلی ہیں۔ اس لئے یہ دو عورتیں دو عہد ہیں۔ ایک کوہ سینا کا عہد۔ جو صرف غلام پیدا کرتی ہے۔ یہ ہاجرہ ہے۔ کیونکہ ہاجرہ عرب کا کوہ سینا ہے۔ جو یروشلم کا مثیل ہے۔ اور وہ اپنی اولاد کے ساتھ غلام پیدا کرتی ہے۔ پر اوپر کا یروشلم آزاد ہے۔ وہی ہم سب کی ماں (سارہ) ہے۔ (گلتیوں $\frac{4}{25}$) پولوس رسول شریعت کا جُوا اپنی گردن سے دُور کرنے کے لئے تمثیل کے طور پر ہاجرہ اور سارہ کو پیش کرتا ہے۔ ہاجرہ کی نسل کو بزعم خویش غلام اور سارا کی نسل کو آزاد اور استعارۃً شریعت سے آزاد قرار دیتا ہے۔ اور اس طرح ثابت کرتا ہے۔ کہ ہم چونکہ آزاد کے لڑکے ہیں۔ اس لئے شریعت سے ہم آزاد ہیں۔ گلتیوں $\frac{4}{21، 31}$ - اب دوسری طرف آیئے۔ ہاجرہ کی نسل چونکہ غلام ہے۔ اس لئے وہ شریعت کے غلام ٹھہرے۔ پس جبکہ ہاجرہ کا یروشلم جو عرب میں ہے۔ فقط اسی کو شرع کی "غلامی" زیبا ہے۔ تو مندرجہ ذیل بشارت یقیناً اسی یروشلم مکہ معظمہ پر ہی صادق آسکتی ہے۔ کہ آخری دنوں میں شریعت صیہون سے اور خدا کا کلام یروشلم سے نکلیگا۔

تحویل قبلہ کی پیشگوئی

ہم ضمناً تبدیلی کعبہ کے متعلق یوحنا عارف کے مکاشفات سے ایک روشن پیشگوئی درج ذیل کرتے ہیں۔

"میں اسے جو غالب ہوتا ہے۔ اپنے خدا کی ہیکل کا ستون بناؤں گا۔ اور پھر وہ کبھی باہر نہ نکلے گا۔ اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی نئی یروشلم کا نام جو میرے خدا کے حضور سے آسمان سے اترتی ہے۔ اور اپنا نیا نام اس پر لکھوں گا۔ جس کے کان ہیں سُنے روح کلیسیاؤں سے کیا کہتی ہے۔ مکاشفات $\frac{3}{12}$۔ ان آیات سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ ابھی تک آسمانی یروشلم نازل نہیں ہوا۔ بلکہ بعد میں نازل ہوگا۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح اور پرانے یروشلم سے اس پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح ؑ سے ایک عرصہ بعد (تقریباً ۹۶ سال بعد دیکھو ریفرنس بائیبل $\frac{187}{}$ ۱۸۷) یوحنا عارف یہ مکاشفات دیکھتا ہے۔ اور پیشگوئی کرتا ہے۔ کہ اب بیت مقدس یروشلم کے قبلہ کو بدل دیا جائے گا۔ اسکی بجائے نئی یروشلم قائم کی جائے گی۔ اور اس میں نئی ہیکل ہوگی۔ یعنی کعبۃ اللہ

درس عبرت اور مشفقانہ نصیحت

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جب بھی کوئی شخص جماعتی نظام کو ترک کرکے سرکشی اور بغاوت کی راہ اختیار کرتا ہے۔ اسی وقت سے اس کے سامنے عجیب قسم کے باغیانہ پروگرام آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن پر کاربند ہونا وہ اپنی زندگی کا مقصد قرار دے لیتا ہے۔ اور آخرکار وہی پروگرام اس کے مستقبل کو تاریک بنا دیتے اور اسکی عاقبت کو برباد کر دیتے ہیں۔ جس کی تازہ اور زندہ مثال ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے۔

چند سال ہوئے۔ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری نے جماعت احمدیہ کے مقدس امام اور خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ کے خلاف قسم قسم کے بہتانات تراشے اور جماعت حقہ کے خلاف اندر ہی اندر منافقانہ تدبیریں سوچنی شروع کر دیں۔ جس پر اس علیم و خبیر خدا نے جلد ہی انہیں نظام جماعت سے برطرف کر دیا۔ تاکہ یہ مرض مقدسین کے گروہ کے لئے ضرر رساں ثابت نہ ہو۔ اور اصل میں سوچا جائے۔ تو اس قسم کے لوگوں کا وجود الٰہی سلسلوں میں ابتدا سے ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ تا خدائے توانا ظاہری دشمنوں کو بتا دے۔ کہ آسمانی سلسلے نہ تو تم سے اور نہ ہی تمہارے ان ساتھیوں سے جو درپردہ جماعت مؤمنین کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ مٹ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کی پشت پناہ میں ہوتا ہوں۔ اور کون ہے جو میرا مقابلہ کر سکے۔

ابتدائی ایام میں شیخ مصری صاحب نے علم بغاوت بلند کرتے ہوئے ہمیں اور ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کو بڑی بڑی دھمکیاں دی تھیں۔ کہ میں یوں کر دوں گا وہ یوں کر دونگا۔ مگر ید قدرت نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان کے تمام بلند بانگ دعاوی کو خاک میں ملا کر ثابت کر دیا۔ کہ جس انسان کے خلاف مصری صاحب نے منافقانہ قدم اٹھایا تھا۔ اور اس پر اور اسکی مقدس جماعت پر ناروا اور حیا سوز حملے کئے تھے۔ وہ ہر دو وجود خدا ہی کے قائم کردہ وجود تھے۔ جن کے خلاف عمل پیرا ہونا یقیناً ہلاکت میں پڑنے کا مترادف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ مصری صاحب کو بعد اخراج از جماعت جن حالات اور واقعات سے دو چار ہونا پڑا وہ محتاجِ بیان نہیں۔ یقیناً ان کا دل ندامت محسوس کرتے ہوئے انہیں ملامت کر رہا ہوگا کہ اے شیخ! آپ نے نظامِ جماعت کے خلاف جو بھی قدم اٹھایا ہے۔ اس میں ناکامی ہی ناکامی کا منہ دیکھا ہے۔ کاش آپ اب بھی اس سے عبرت حاصل کر کے نظامِ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ مگر اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

اس پر ہمارے سامنے ڈاکٹر سر محمدؐ اقبال صاحب آنجہانی کی ایک نظم آگئی۔ جو اقبال صاحب نے گو کسی اور موقعہ پر کہی ہے۔ تاہم اسے اگر مصری صاحب کے موجودہ حالاتِ زندگی پر چسپاں کریں۔ تو غیر موزون نہ ہوگا۔ اور وہ یہ ہے۔ ؎

ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے
ہے لازوال عہدِ خزاں اس کے واسطے
کچھ واسطہ نہیں ہے اسے برگ و بار سے
ہے تیرے گلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور
خالی ہے جیبِ گل زرِ کامل عیار سے
جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور
رخصت ہوئے وہ تیرے شجرِ سایہ دار سے
شاخِ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو
ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے
ملت کے ساتھ رابطۂ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

آپ ان اشعار کے ایک ایک لفظ پر غور کریں۔ پھر غور کریں۔ پھر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ قدرت الٰہی نے سر اقبال کی زبان سے مصری صاحب کے موجودہ باغیانہ طرزِ عمل کی کیسے تصویر کھچوائی ہے۔

نظم کے ابتدائی دو شعر شیخ مصری صاحب کی مسیح موعود دوستی کی حقیقت کو کیسے آشکار کر رہے ہیں۔ اور زبانِ حال سے بتا رہے ہیں۔ کہ جب سے مصری صاحب شجرِ احمدیت سے کٹ کر علیٰحدہ ہو چکے ہیں۔ اسی وقت سے انہیں اس روحانی باغ سے جس کی بنیاد اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے مبارک ہاتھوں رکھی دُور کی بھی نسبت نہیں رہی۔ اور ان کا وجود مانند اس ڈالی کے ہے۔ جو بارانِ رحمت سے کوسوں دور ہونے کی وجہ سے سوکھ گئی ہو۔ اور اس کو کسی قسم کے ثمر یا پھل نہ لگ سکیں۔ اور آخر کار وہ آگ میں جھونک دی جائے۔

پھر ان سے اگلے دو شعروں پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ یہ شعر کس صفائی سے مصری صاحب کے ابتدائی بے بنیاد دعووں کو طشت از بام کر رہے ہیں۔ یعنی یہ کہ میں (مصری) سلسلہ کے اکابرین میں سے ہوں۔ نیز کافی عرصہ مدرسہ احمدیہ کا ہیڈ ماسٹر بھی رہ چکا ہوں۔ جس کے باعث در پردہ درجنوں احبابِ جماعت میرے ساتھ ہیں۔ میں خلیفۂ وقت کو مسند خلافت سے ضرور معزول کر کے چھوڑوں گا۔ اور کوئی طاقت بھی میرے رستے میں روک نہیں بن سکتی۔ بالآخر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گا۔

آپ سوچیں کہ مصری صاحب کے اس قسم کے ادعاءِ باطل کے بعد کتنوں نے ان کا ساتھ دیا۔ اور کب وہ ہمارے مقدس امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خلافت جیسے عالی مقام سے معزول کر سکے۔

پھر مابعد کے شعر پر غور کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ لفظ "تُو" کا کون مصداق ہے۔ اور ایسا انسان کون ہے۔ جس کا رویہ اچھا نہیں ہے۔ یقیناً اور یقیناً یہ لفظ بھی مصری صاحب پر ہی حقیقتاً چسپاں ہوگا۔ کیونکہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک کے صریح خلاف نظامِ خلافت کو خیرباد کہہ کر آسمانی نوشتوں کو عملاً باطل قرار دے دیا ہے۔ "تُو" سے پچھلے الفاظ میں بھی مصری صاحب جیسوں سے ہی خطاب کیا گیا ہے۔ مگر عاقبت کا فکر تو ان کی بلا کو بھی نہیں۔ ؎

حیف اس ایماں پہ جس سے کفر بہتر لاکھ بار

پھر آخری شعر ؎

ملت کے ساتھ رابطۂ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

میں تو صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص نظامِ جماعت سے وابستہ نہیں ہوتا۔ اس وقت تک اس کا یہ خیال کر لینا کہ میں منزلِ مقصود کو پا لونگا۔ خیالِ خام ہے۔

کاش مصری صاحب اور ان کے پیغامی رفقاء ان باتوں سے سبق حاصل کریں۔ اور ارشادِ خداوندی کونوا مع الصادقین پر لبیک کہہ کر پھر سے ازسرِنو گروہ مومنین میں شامل ہو کر اپنے مولیٰ کو راضی کر لیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک آمد کا یہی مقصد تھا اور اگر مصری صاحب اور ان کے لاہوری دوستوں کو سر اقبال کے مندرجہ بالا اشعار کسی وجہ سے پسند خاطر نہ ہوں۔ تو پھر ان کی خیرخواہی کے لئے میں ایک دیرینہ شاعر ناسخ کا شعر نصیحت آمیز پیش خدمت کرتا ہوں۔ جو یہ ہے ؎

نہ ترک صحبت احباب کیجیو ناسخ
گرا جو برگ شجر سے وہ پائمال ہوا

خدا کرے۔ کہ مصری صاحب اور ہمارے بچھڑے ہوئے دوست اہلِ پیغام پھر سے ہم میں شامل ہو جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں اپنی نعمتوں اور برکتوں سے حصہ پانے کا بڑھ چڑھ کر موقعہ عطا فرمائے آمین ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم احمدیت:۔ خواجہ خورشید احمدؐ مجاہد سیالکوٹی دار البرکات قادیان۔

طبی کالم

عام ضرورت کشتہ ہڑتال ورقی

اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ہر ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کو ایسے ایسے شرف بخشے ہیں۔ کہ اسی کی شان اور وحدانیت کے ثبوت دیتی ہیں۔ معدنیات میں بعض ایسی ایسی نادر چیزیں ہیں۔ جن پر انسان عاشق ہیں۔ مثلاً چاندی۔ سونا۔ ان سے علاوہ اور کم قیمت دھاتیں مثلاً لوہا۔ تانبا۔ قلعی وغیرہ وغیرہ چیزیں جو زمین میں رکھی گئی ہیں۔ ان میں وہ طاقتیں اور قوتیں بھری ہیں۔ جو تجربہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ فن کشتہ جات آج بہت بڑھ گیا ہے۔ لیکن جو بات عام زبان زد ہو جاوے۔ وہ زیادہ غلط اور کم اثر ہو جاتی ہے۔ آج کل اسی واسطے یہ فن بہت بدنام ہو گیا ہے۔ لیکن فن بدنام نہیں ہؤا کرتا۔ بلکہ فن کے کرنے والوں کی بدنامی ہے۔ آج کل ۹۰ فی صدی لوگ بیمار ہیں۔ اور عموماً ایسی خبیث امراض میں مبتلا ہیں۔ جو قابل شرم ہیں۔ دیگر بیماریوں کا شمار ناممکن ہے۔ میں اپنا مجرب نسخہ ہدیہ گذارتا ہوں۔ ہر شخص اسکو تجربہ سے مشاہدہ کرے۔ **نسخہ**:۔ ایک تولہ ہڑتال ورقی کو سرخ مرچ کے پودے کی چار سیر راکھ جس میں رتی بھر مٹی شامل نہ ہو۔ ایک ہانڈی کے عین درمیان میں رکھیں۔ ہانڈی میں کم از کم آٹھ سیر راکھ آسکے۔ باقی ماندہ حصہ قشر بیضہ مرغ سے بھریں۔ ہانڈی خوب صفائی اور دلجوئی سے کپروٹی کریں۔ چار روز تک ہانڈی سایہ میں خشک کریں۔ بعد ازاں بیری کی لکڑی کی دھیمی آنچ چار روز متواتر دیں۔ بعد ازاں ہانڈی ٹھنڈی ہونے پر اس راکھ سے ڈلی مذکور باوزن بہ رنگ سفید نکال لیں۔ اب یہ معمولی آٹھ آنہ تولہ کی قیمت والی چیز سونا اور چاندی سے بدرجہا افضل اور بالاقیمت ہے۔ ایک تولہ کشتہ ہڑتال۔ ایک تولہ کشتہ شنگرف۔ ۶ ماشہ مرچ سیاہ۔ ۶ ماشہ میٹھا تیلیا ان کو چالیس روز ادرک کے پانی میں کھرل کر کے مسور کے دانہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ صبح شام دودھ کے ساتھ ایک گولی استعمال کرنے سے وہ طاقتیں پیدا ہو جائینگی۔ جس کا بیان کرنا فضول ہے۔ کیونکہ وہ حال سے تعلق رکھتی ہیں۔

نوٹ:۔ جو اصحاب کشتہ مذکور کے متعلق دریافت کرنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر جوابی کارڈ لکھیں۔

مولوی محمدؐ حنیف خاں حکیم سنیاسی قصبہ نرڈوٹ جیمل سنگھ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بواسیری مسّے گرانیکا ایک عجیب نسخہ

گھنگے کی کمر کی ہڈی کو گل حکمت کر کے آٹھ سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ پھر اس میں برابر کی پھٹکڑی سفید شامل کر کے خوب باریک کر لیں۔ اس سفوف کو دو چند گائے کے ایک سو ایک بار دھلے ہوئے گھی میں ملا کر مرہم بنالیں۔

فوائد۔ چند دن کے استعمال سے بواسیری مسّے خشک ہو کر گر جاتے ہیں۔

پیچش کا مجرب علاج

گیرو۔ گلِ ارمنی۔ دم الاخوین ہر ایک ایک ماشہ۔ مازو سبز۔ مصطگی رومی۔ مائیں خورد۔ کتیرا ہر ایک تین ماشے۔ باریک پیس کر تین تین ماشے دن میں ۴ مرتبہ دہی میں رکھ کر نگل جائیں۔ غذا میں حریرہ خشخاش سفید۔ مونگ کی دال کی کھچڑی اور کیلا دیں۔

فوائد۔ پیچش کے لئے اکسیر ہے۔ اگر سدّوں کا خیال ہو۔ تو پہلے روغن بید انجیر ۲ تولے عرق بادیاں یا دودھ کے ساتھ پلا کر آنتوں کو صاف کر دیں۔

دوائے بواسیر

رسوت ۱۰ تولے۔ عرقِ گلاب ۴۰ تولے۔ مٹی کے برتن میں ڈال کر اچھی طرح حل کر کے باریک کپڑے میں چھان لیں۔ اور سائے میں خشک ہونے کے لئے رکھ دیں۔ دو چار دن بعد جھاڑی کے بیر برابر گولیاں بنالیں۔ دو دو گولیاں صبح شام اور رات کو سوتے وقت عرق گلاب یا پانی کے ساتھ نگل لیں۔ دورانِ استعمال میں گرم اور بادی چیزوں سے پرہیز کریں۔ پھل خوب کھائیں۔

فوائد۔ بواسیر خونی اور بادی دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ (ہمدرد صحت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہٹلر کی ایک تازہ تقریر اور بیہودہ دھمکیاں

برطانیہ اور امریکہ کو دھمکیاں

لنڈن ۳۰ رجنوری - آج نازی پارٹی کی آٹھویں سالگرہ کے موقع پر ہٹلر نے برلن میں ایک تقریر کی۔ جس میں اس نے حسب معمول برطانیہ کے خلاف بہت زہر اگلا۔ اور امریکہ کو دھمکی دی کہ اگر اس نے یورپ کے معاملات میں دخل دیا۔ تو ہر ممکن طور پر اس کا مقابلہ کیا جائے گا۔

جنرل گوئرنگ نے کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ کہ "ہم جانتے ہیں۔ کہ مشکلات سے بھرے ہوئے ایام آ رہے ہیں۔ لیکن "ہمارے باپ" ! آپ جرمن قوم پر پورا بھروسہ کر سکتے ہیں"۔

ہٹلر نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ کی حکومت گذشتہ تین سو سال، کی وحشیانہ طاقت کی استعمال کی بنا پر قائم کی گئی ہے۔ برطانیہ نے اپنی سلطنت کے لئے جنگ کی ہے۔ ساری دنیا کو فتح کرنے کے متعلق برطانیہ کا خواب اٹلی اور جرمنی کے طاقتور ہونے سے پریشان ہو رہا تھا۔

اس لئے اس نے ۱۹۱۴ء کی جنگ شروع کی۔ اس جنگ میں جرمنی کو ہرگز شکست نہیں ہوئی تھی۔ بہرحال جرمنی نے ۱۹۱۴ء میں جو سبق سیکھا تھا۔ اسے وہ اب تک نہیں بھولا۔

میرا ایک مقصد

میری خارجی پولیسی مختصر طور پر صرف ایک فقرے میں بیان کی جا سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے "معاہدہ ورسیلز کی تنسیخ"۔ میری بے شمار تقریریں اور اعلانات محض اسی ایک مقصد کو ظاہر کرتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ پُرامن طور پر اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے میری تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔

برطانیہ کے ساتھ میرا کوئی خاص اختلاف نہ تھا۔ اگر تھا تو صرف نوآبادیات کے معاملے میں تھا۔ یہ نوآبادیات برطانیہ کے لئے بیکار تھیں۔ لیکن وہ ان کے ساتھ ایک حریص غاصب کی طرح چمٹا رہا۔ مغربی محاذ کے سر ہو جانے کے بعد جب میں نے برطانیہ کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا۔ تو میرا مذاق اڑایا گیا۔ مجھ پر تھوکا گیا۔

امریکہ کو تنبیہہ

ہٹلر نے امریکہ کو تنبیہہ کی۔ اور کہا۔ کہ جو کوئی بھی برطانیہ کی مدد کے لئے آئے گا۔ اسے جان لینا چاہیئے۔ کہ اس کا جو جہاز ہماری تارپیڈو ٹیوب کے پاس سے گذریگا۔ اسے یقیناً تارپیڈو کر دیا جائے گا۔ اگر امریکہ یورپ کے معاملات میں دخل دینے کی کوشش کرے گا۔ تو ہمارے مقاصد فوراً تبدیل ہو جائیں گے۔ ہم ہر ایسی کوشش کا مقابلہ کریں گے۔

اٹلی اور جرمنی میں اختلاف

اٹلی اور جرمنی میں کسی اختلاف کی توقع کرنا بیکار ہے۔ اسی طرح یہ توقع کرنا بھی بے کار ہے۔ کہ اٹلی میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔ ہم برطانیہ پر جہاں بھی ضرب لگا سکیں گے۔ لگائیں گے۔

اگر برطانیہ اپنی فتح کا ثبوت ان چند افسوسناک واقعات میں دیکھتا ہے۔ جو ہمارے ساتھی کو پیش آئے۔ تو میں اسکی اس دلیل کو سمجھ نہیں سکتا۔

ہٹلر اور مسولینی

مسولینی کے ساتھ اپنے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا۔ کہ ہم نہ یہودی ہیں۔ نہ کاروباری آدمی ہیں۔ ہم نے اگر ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا ہے۔ تو پُرخلوص بہادر دوستوں کی طرح۔ اگر انگریز سمجھتے ہیں۔ کہ وہ محض پروپیگنڈا سے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو وہ سخت غلطی خوردہ ہیں۔

آئندہ کے عزائم

آئندہ موسم بہار میں ہم آبدوزوں کی مہم شروع کریں گے۔ تب ہمارے دشمن جان لیں گے۔ کہ ہم سوئے ہوئے نہیں تھے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ آنے والی جنگ میں ہمارا ساتھ دے۔

لنڈن ۰۴ رفروری بیان کیا جاتا ہے۔ کہ رومانیہ کے فسادات میں تقریباً ۱۲ ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔ ان میں سے چار ہزار صرف رومانیہ کے دارالسلطنت بخارسٹ میں موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ بیسیوں مرد۔ عورتیں اور بچے مکانوں میں زندہ جلا دیئے گئے۔ آئرن گارڈ کے سپاہیوں نے سینکڑوں مکانوں کو آگ لگا دی۔ بازاروں اور سڑکوں پر جہاں کہیں مرد عورتیں ملیں ان کو لوٹا گیا۔ اور پھر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔ دو سو کے قریب یہودی مردوں اور عورتوں کو میونسپلیٹی کے مذبح میں جانوروں کی طرح ذبح کیا گیا۔ سبز پوش سپاہی انہیں مویشیوں کی طرح ہانک کرے گئے۔ ان کے کپڑے اتروائے اور لکڑی کے تختوں پر لٹا کر ان کی گردنیں کاٹیں۔ جب سبز پوش اس خونیں کھیل سے تھک گئے۔ تو ان میں سے پچاس کے قریب سپاہیوں نے کلہاڑیوں چھریوں سے باقی یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

مدراس ۴ رفروری۔ گذشتہ وارداتوں سے ایک نیا دمدار ستارہ دکھائی دے رہا ہے۔ دوربین کے ذریعہ اس کے گرد ایک روشنی کا ہالہ بھی دکھائی دیتا ہے۔

لاہور ۵ رفروری۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جو سپاہی لڑنے کے لئے سمندر پار گئے ہوئے ہیں۔ ان کے بچوں کو تمام منظور شدہ سکولوں میں آٹھویں جماعت تک مفت تعلیم دی جائے۔

لنڈن ۵ رفروری۔ جنرل ڈیول جو ارٹریا کے مورچوں کا معاینہ کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ قاہرہ واپس پہنچ گئے ہیں۔

مجرّب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ ہر قسم کی ادویہ ہم آپ کو مہیا کر کے دیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے دواخانہ میں خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔

تریاق کبیر } یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ دانت کی درد۔ گلے کی درد۔ سینہ کی درد اسہال۔ سوء ہضم۔ ہیضہ وغیرہ کے مریضان کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے۔ ان کے زخموں کے لئے یہ تریاق ہے۔ بخار وغیرہ میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ ہر گھر میں اس کا موجود ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی آٹھ آنے درمیانی عہ بڑی شیشی عہ۔ اس کے اثر کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سید جلال الدین صاحب کشمیری تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے دو سال سے معدے کی سخت تکالیف تھی۔ جس کی وجہ سے ایک چھٹانک غذا ہضم ہونی مشکل ہو گئی تھی۔ لیکن میں نے دواخانہ خدمت خلق سے تریاق کبیر لیا۔ اسے شروع کئے چند ہی دن گزرے ہوں گے۔ کہ اس نے حیرت انگیز فائدہ کیا۔ کھانا وغیرہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ اور خوب بھوک لگتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جو بدنی سستی اور کمزوری وغیرہ تھی۔ اس میں بھی فائدہ ہو رہا ہے۔

سرمہ ممیرا خاص } یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے ککروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱۰/-

سرمہ اکسیر چشم } یہ سرمہ آنکھوں کی سب بیماریوں کے لئے اکسیر ہے خصوصاً نئے اور پرانے ککروں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ نیز ناخنہ وغیرہ امراض کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱۲/- ان کے اثر کے متعلق ذیل کے سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:- مکرمہ جنابہ سردار بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ گرلز سکول دوالمیال ضلع جہلم سے تحریر فرماتی ہیں۔ کہ میں نے آپ کے دواخانہ سے سرمہ ممیرا خاص بطور نمونہ لیا تھا۔ اور خود استعمال کیا۔ میری آنکھوں میں مدت سے ککرے تھے۔ اور کثرت سے پانی بہتا تھا۔ میں نے چند روز آپ کے سرمہ کو استعمال کیا۔ واقعی آنکھوں کے مریضوں کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اور خاصکر ککروں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

جناب محمد عارف صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ ایچ قبولہ سے تحریر فرماتے ہیں آپ سے سرمہ اکسیر چشم جو بطور نمونہ منگایا تھا۔ میں نے ایک مریض کو استعمال کرایا جس سے اسکو بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔ سرمہ اکسیر چشم واقعی اکسیر چشم ثابت ہوا ہے۔

ملنے کا پتہ:- **دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عارفانہ نایاب کتابیں

صاحبان یہ وہ کتابیں ہیں۔ جن کا ایک ایک لفظ ہزاروں اشرفیوں سے گراں تھا۔ آج چھاپہ خانہ کی بدولت آپ کو کوڑیوں کے مول دستیاب ہو رہی ہیں مفصلہ ذیل کتب کو غور سے پڑھیں۔ کوئی نہ کوئی کتاب ضرور آپ کو اپنے مذاق کی مل جاویگی۔ یہ وہ کتابیں ہیں۔ جن کا مطالعہ کرنا ہر ایک انسان پر فرض ہے۔ یہ کتابیں اشتہاری نہیں۔ بلکہ حقائق و معارف سے مالا مال ہیں۔ ان کتابوں کے مطالعہ کرنے سے دین میں اعلےٰ درجہ کی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ درخواست آنے پر فوراً یہ کتابیں بذریعہ وی۔پی ارسال ہو سکتی ہیں۔ خریداران کو لازم ہے۔ کہ پتہ خوشخط اور مفصل تحریر فرماویں۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حمائل شریف مترجم مجلد		سیف الجبار	۲ر	نیوگ درشن	لہر	مکتوبات مسیح موعود بنام		القول الفصیح	ار	پیشگوئی انذاری احمد بیگ		ہمدردانہ خط	عا سینکڑہ	درثمین اعلیٰ اردو اول	ار
ترجمہ سید مولانا مولوی محمد سرور	عہ لہر	میٹھی لوریاں	ار	ردّ تناسخ	۰ر	مولوی عبد اللہ صاحب سنوری	۲ر	گلزار وید	ار	مولوی غلام احمد صاحب والی	۲ر	الحجۃ البالغہ	لہر	،، ،، ،، دوم	۶ر
شاہ صاحب		اعمال صالحہ	۲ر	گوشت خوری درجہ اول	۲ر	مکتوبات مسیح موعود بنام		جماعت مبایعین کے		انسان کامل	۲ر	سیرت مسیح موعود	ار	،، ،، ،، سوم	لہر
حمائل شریف مترجم چرمی		تحفۃ الندوہ	۰ر	،، ،، درجہ دوم	۰ر	قریشی محمد حسین صاحب لاہوری	ار	عقائد صحیحہ	۲ر	اسلام میں اختلافات		ختم نبوت	۲ر	،، ،، ،، چہارم	۲ر
مجلد اعلیٰ۔ اس میں درس کے		اہل اسلام کس		احکام القرآن	۸ر	ترجمہ پارہ اول صحیح مسلم	لہر	حربہ آسمانی	۰ر	کا آغاز خورد	۲ر	کلمۃ الحق	لہر	علمائے خلف	عہ
نوٹ لکھنے کے واسطے درمیان	سے ۳	طرح ترقی کر سکتے ہیں	۰ر	اسلام اور ہندو		نور الحق حصہ دوم عربی	لہر	آریہ پنتھ کا فوٹو	لہر	،، کلاں	لہر	برگزیدہ رسول	۲ر	چودھویں صدی کا یہودی	۵ر
میں سادہ کاغذ لگائے گئے ہیں		قادیان کے آریہ		مذہب کا مقابلہ	۸ر	نماز مترجم	عہ سیکڑہ لہر	ذکر الٰہی خورد جیبی سائز	ار	سیرۃ المہدی حصہ اول	عہ لہر	دینیات احمدیہ	۲ر	صادق کلمات	۲ر
نور ہدایت بجواب رد قادیان	۱۲ر	اور ہم	ار	ہندو مسلم فسادات	۸ر	انعامی چیلنج اکیس ہزار	ار	ذکر الٰہی کلاں	۲ر	ریویو براہین احمدیہ	عہ	چشمۂ توحید	۵ر	فیصلہ خدائی	۳ر
مسیح موعود ؑ	۲ر	کشتی نوح	۲ر	خطبہ عید الفطر	ار	پارہ قرآن مجید عم ا	عہ کے ۱۶	سیرت النبی غیر مجلد		فصل الخطاب	عا ۲ر	بٹالوی کا انجام	لہر	بر مسلمات ثنائی	
شفاء دل بجواب درد دل	لہر	اسلامی اصول کی فلاسفی	۲ر	آل انڈیا مسلم لیگ	۲ر	تا عـ۵		حصہ اول	عہ	رپورٹ جلسہ اعظم	عہ لہر	مفتاح القرآن	سے	زبانی سنت	لہر
شہادت لیکھرام	۰ر	سناتن دھرم	۰ر	ابطال الوہیت مسیح	ار	تصدیق النبی	۲ر	،، مجلد	عہ لہر	تحفۃ النصاریٰ	۸ر	اسلامی اصول کی		تنبیہہ زبان دراز	ار
سیاسی لیکچر	ار	اسمۂ احمد	۲ر	آئینہ اسلام	۸ر	نیر صداقت	۰ر	پیشگوئی انذاری	۰ر	درثمین عربی مترجم		فلاسفی گورمکھی	لہر	بحر حقیقت	۲ر
حقیقۃ الامر	ار	اول پارہ قرآن مجید مترجم	ار	احمد المسیح الموعود عربی	۲ر	خطبات محمود	لہر	احمد بیگ خادم صاحب والی	۲ر	مجلد اعلیٰ	عہ لہر	،، ،، ہندی	لہر	بلعم ثانی	لہر

المشتہر:۔ خاکسار رشید احمد خاں احمدی منیجر کتب خانہ قاسم العلوم قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

دیہاتی مدارس

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی طرف سے عرصہ دو سال سے دیہات میں مدارس قائم کرنے کی سکیم کے بموجب عملدرآمد ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت تک دو جماعتیں دو مدرسین کی ٹریننگ حاصل کر چکی ہیں۔ لہذا جو احمدی دوست یا جو جماعتیں اپنے دیہات میں اس سکیم کے ماتحت سکول کھلوانا چاہیں۔ ان کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔ ان شرائط کے پورا کرنے کی صورت میں وہاں مدرس مقرر کر دیا جائیگا۔ جو علاوہ زراعت کی تعلیم کے احمدی بچوں کو دینی دنیاوی تعلیم بھی دیگا۔ اور احمدی مستورات بھی مدرس کی بیوی سے دینیات کا سبق پڑھ سکیں گی۔ شرائط یہ ہیں:۔

(۱) وہ آٹھ گھماؤں اراضی زرعی مفت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے صیغہ تحریک جدید کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں۔ جس سے ایک عیالدار شخص کا گذارہ ہو سکے۔ اور اسکی سکونت کے لئے انتظام مرکز سے کر دیا جاوے گا۔

چونکہ دوسری کلاس ایسے مدرسین کی فارغ ہو رہی ہے۔ اسلئے اگلے سال کے لئے بھی مدرسین کی ضرورت ہے۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ دین کے لئے محبت رکھنے والے اور قربانی کرنے والے احباب جو بوجہ مولوی فاضل اور گریجوایٹ نہ ہونے سے تحریک جدید کے مطالبہ وقف زندگی کے ماتحت اپنی خدمات پیش نہ کر کے خدمت سلسلہ کے موقعہ سے محروم ہیں وہ اپنے اخلاص کا ثبوت اس صورت میں پیش کر سکتے ہیں۔ تعلیم کم از کم انگریزی مڈل پاس تک ہو۔ صحت اچھی ہو۔ جماعت کے پریذیڈنٹ کی طرف سے ان کے احمدی اور اس خدمت کے مستحق ہونے کے لئے سفارشی چٹھی ہو۔ عمر تیس ۳۰ سال سے ۴۵ زیادہ نہ ہو۔ شادی شدہ ہو۔ اگر بیوی کچھ پڑھی بھی ہوگی۔ تو ان کو ترجیح دی جاویگی۔ زراعت کے کام کو اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت ہو۔ ایسے دوست اپنی اپنی درخواستیں بہت جلد دفتر تحریک جدید میں ارسال فرماویں۔ (انچارج تحریک جدید)

[illegible]

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز۔ نیلے دست۔ قے۔ ہیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفہ اول رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان